REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS
FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P. 67.

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد ۲۲

شمارہ ۴۲

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر:- جاوید اقبال اختر

شرح چندہ
سالانہ ۱۰ روپے
ششماہی ۵ روپے
ممالک غیر ۲۰ روپے
فی پرچہ ۲۵ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN

۲۰ رمضان المبارک ۱۳۹۳ ہجری — ۱۸ اخاء ۱۳۵۲ ہش — ۱۸ اکتوبر ۱۹۷۳ء

اخبار احمدیہ

قادیان ۱۶ اخاء (اکتوبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارہ میں ربوہ سے ۱۰ اکتوبر کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت سر میں چکروں کی وجہ سے خراب رہی ہے۔ کئی دن نمازوں میں تشریف نہیں لا سکے۔ کل عشاء میں تشریف لائے تھے۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں کرتے رہیں اللہ تعالیٰ فضل فرمائے۔

قادیان ۱۶ اخاء۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب نے لندن سے ارسال کردہ اپنے مکتوب گرامی محررہ ۱۰/۱۰/۷۳ میں ذکر فرمایا ہے کہ ۱۱/۱۰/۷۳ کو آپ اٹلی کے لئے روانہ ہو رہے ہیں۔ اٹلی سے سوئزرلینڈ۔ جرمنی۔ فرینکفورٹ۔ ہمبرگ دیکھ کر ڈنمارک تشریف لے جائیں گے۔ وہاں سے سویڈن اور ہالینڈ تشریف لے جائیں گے۔ ہر جگہ دو دو تین تین روز ٹھہرنے کا پروگرام ہے۔ عید غالباً ڈنمارک یا سویڈن میں ہوگی۔ احباب دعا فرمائیں کہ سفر و حضر میں اللہ تعالیٰ محترم صاحبزادہ صاحب کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو اور اس سفر کو ہر طرح آپ کیلئے اور ساری جماعت کے لئے بابرکت بنائے اور بخیریت دارالامان واپس لائے آمین۔

★ — قادیان میں بسیدہ محترمہ بیگم صاحبہ مرزا وسیم احمد صاحب مع بچگان بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

★ — حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل امیر جماعت احمدیہ کو پھوڑے کی تکلیف سے کافی افاقہ ہے (باقی ص۱۲ پر)

سیرالیون (مغربی افریقہ) میں تبلیغ اسلام

تبلیغی و تربیتی دورے، پیراماؤنٹ ہوٹل میں قرآن مجید کا تحفہ، کامیاب یوم تبلیغ، (۶۷) افراد کا قبول اسلام

(مکرم مولوی منصور احمد صاحب بشیر مبلغ مقیم فری ٹاؤن۔ سیرالیون)

گزشتہ تین ماہ (اپریل۔ مئی اور جون ۱۹۷۳ء) کے دوران احمدیہ مسلم مشن سیرالیون کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو سعادت تبلیغ اسلام کے سلسلہ میں ملی اس کا مختصر خاکہ پیشِ احباب ہے۔

پیراماؤنٹ ہوٹل میں قرآن مجید کا تحفہ

پیراماؤنٹ ہوٹل سیرالیون کے دو بہترین ہوٹلوں میں شمار ہوتا ہے۔ چونکہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خواہش کے مطابق مشن کا ارادہ ہے کہ ملک کے تمام ہوٹلوں ریستورانوں، لائبریریوں اور اسی طرح دوسری اہم عوامی جگہوں پر قرآن مجید رکھوا کر کلام الٰہی کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی جائے۔ اس لئے ملک کے سب سے بڑے ہوٹل کیپ سیرا کے بعد پیراماؤنٹ ہوٹل میں قرآن مجید رکھوانے کے لئے اس کے مینیجر سے رابطہ پیدا کیا گیا۔

۱۲ مئی کی صبح کو ایک مختصر اور سادہ تقریب میں جس میں پریس۔ ریڈیو۔ محکمۂ اطلاعات ہوٹل کی انتظامیہ اور جماعت کے نمائندگان نے شرکت کی۔ قرآن مجید کی ۵۰ کاپیوں پر مشتمل یہ تحفہ ہوٹل کے مینیجر کو پیش کیا گیا۔ ریڈیو سیرالیون نے اسی دن شام کو جو خبر اس سلسلہ میں نشر کی اس کا ترجمہ درج ذیل کیا جاتا ہے۔

"احمدیہ مشن سیرالیون کے انچارج مولوی بی۔ اے شمس نے آج صبح قرآن مجید کی ۵۰ جلدوں کا تحفہ پیراماؤنٹ ہوٹل کے مینیجر مسٹر یو۔ ای۔ ای ادرعثمان کو پیش کیا۔ یہ (قرآن مجید کی) جلدیں جو کہ انگریزی میں مترجم ہیں۔ ہوٹل میں رہائش رکھنے والے مسافروں کے استعمال کے لئے پیش کی گئی ہیں۔ اس تقریب میں مولوی شمس صاحب نے کہا کہ اُن کے مشن کی یہ پالیسی ہے کہ قرآن مجید کی کاپیاں۔ ہوٹلوں۔ لائبریریوں اور درسگاہوں میں رکھوائی جائیں۔ اور اس کا مقصد یہ ہے کہ عوام کلام الٰہی کا علم حاصل کریں آپ نے کہا کہ ناولوں کو پڑھنے کی بجائے عوام کو اسلامی تعلیمات سے آگاہی حاصل کرنی چاہیئے۔"

ریڈیو کے علاوہ اخبارات نے بھی تصاویر کے ساتھ اس خبر کو اگلے دن نمایاں طور پر شائع کیا۔

تبلیغی و تربیتی دورے

محترم امیر صاحب نے اس دوران تین دورے کئے جن میں جنوبی اور شمالی صوبوں اور فری ٹاؤن سرکٹ کی مختلف جماعتوں کے احباب سے آپ نے ملاقات کی اور وہاں تربیتی اور تبلیغی جلسے منعقد کئے۔ اسی طرح ان دوروں کے دوران آپ نے متعدد احمدیہ سکولوں اور ہسپتالوں کا معائنہ بھی کیا۔ اور جماعتوں کے ممبران اور عہدیداروں نیز سکولوں کے اساتذہ ڈاکٹروں، سرکاری حکام۔ پیراماؤنٹ چیفوں اور مقامی سرکردہ لوگوں سے جن میں ممبران پارلیمنٹ بھی شامل تھے۔ باہمی دلچسپی کے امور پر تبادلۂ خیالات کیا۔ جنوبی صوبہ کا دورہ ۱۲ سے ۱۷ اپریل تک جاری رہا۔ اس دوران آپ نے بو۔ باؤماہوں۔ کوری رنڈو۔ بانڈا جماسردا۔ موموجا۔ بمپے اور ماکایونی کی جماعتوں کا معائنہ کیا۔ آپ کے ہمراہ وہاں کے سرکٹ مبلغ الحاج مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح سیکرٹری تعلیم مسٹر مصطفیٰ۔ بی ابراہیم۔ احمدیہ سیکنڈری سکول فری ٹاؤن کے پرنسپل انور حسن صاحب اور کوری بونڈو احمدیہ پرائمری اسکول کے اساتذہ بھی تھے۔ شمالی صوبہ کے دورہ (۳۱ مئی تا ۴ جون) کے دوران آپ نے میل ۴۷۔ لنسر۔ کمبینی۔ مگبوروکا۔ ماتوتوکا۔ بیبلے۔ بینگبی کا معائنہ فرمایا۔ اسی طرح روکونڈو کے مقام پر مغربی علاقہ کی جماعتوں کی ایک سرکٹ میٹنگ سے بھی آپ نے خطاب کیا۔

پریس۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن

اس عرصہ کے دوران ریڈیو اور ٹیلی ویژن پر ہر ماہ مسلم میڈیٹیشن پروگرام کے لیے مشن کو دعوت موصول ہوتی رہتی ہے۔ چنانچہ اس کے لئے مکرم امیر صاحب اور جنرل سیکرٹری الحاج محمد کمانڈا بونگے وہاں جاتے رہے۔ اور بعض اوقات اُن کے ارشاد پر خاکسار ہمارے سیکنڈری سکول کے اساتذہ مکرم طاہر احمد صاحب اور ناصر احمد صاحب اور اسی طرح بعض مقامی دوست بھی حصہ لیتے رہے۔ اور اس طرح یہاں کے مسلمانوں، عیسائیوں اور مشرکوں تک اسلامی تعلیمات پہنچائی جاتی رہیں۔ ان پروگراموں میں مقامی احباب کو بھی حصہ لینے کی تحریک کی جاتی ہے تاکہ وہ بھی اشاعتِ اسلام کے کام میں شریک ہوسکیں۔ اور اس کام کے مناسب حال ٹریننگ سے بہرہ ور ہوں۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے علاوہ پریس بھی اس دوران ہماری تمام سرگرمیوں کی مناسب تشہیر کرتا رہا۔ اللہ تعالیٰ ان سب لوگوں کو جزائے خیر دے۔

۶۷ - افراد کا قبولِ اسلام

چھ مرکزی اور ۹ مقامی مبلغین نیز دوسرے ممبران کی انفرادی و اجتماعی تبلیغ اور کوششوں کو اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے اس طور پر بھی نوازا کہ اس عرصہ میں ۶۷ - افراد بیعتِ سلسلہ کرکے صحیح اسلام سے روشناس ہوئے۔ اللہ تعالیٰ انہیں استقامت اور ایمان کی نعمتوں سے حصۂ وافر عطا فرمائے۔

پریذیڈنٹ سیرالیون اور وزیر تعلیم سے ملاقات

احمدیہ مشن کے دو وفود نے جن کی قیادت امیر صاحب محترم نے فرمائی اور جس میں مجلس عاملہ کے علاوہ مقامی احباب نے بھی حصہ لیا۔ ملک کے صدر ڈاکٹر سیاکا سٹیونز اور وزیر تعلیم

(باقی دیکھئے ص۱۱ پر)

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان!
مورخہ ۱۸ ؍ اخاء ۱۳۵۲ ہجری شمسی

عرب اسرائیل جنگ

عرب اسرائیل جنگ ۶ ؍ اکتوبر سے پھر چھڑ گئی۔ چھ سال قبل ۱۹۶۷ء میں اسرائیل نے اچانک حملہ کر کے جن علاقوں کو اپنے قبضہ میں کر لیا تھا یہ جنگ انہی علاقوں کی واپسی کے لئے لڑی جا رہی ہے۔ ۱۹۶۷ء کے حملہ میں اسرائیل نے اردن کے اُس پورے علاقہ کو غصب کر لیا جو دریائے اُردن کے مغربی کنارے پر واقع ہے۔ اور جس میں مسلمانوں کا قبلۂ اوّل اور سرزمینِ قدس بھی شامل ہے۔ دوسری طرف شام کی گولان کی اُن پہاڑیوں پر قبضہ کر لیا جس پر ایک عرصہ سے اس کی حریصانہ نظریں لگی ہوئی تھیں۔ نہ صرف یہ بلکہ مغرب میں مصر کے غزہ کے علاقہ اور صحرائے سینا کو بھی ہڑپ کر لیا۔ جس میں آبنائے طیران کے شروع میں شرم الشیخ کی وہ اہم چوکی بھی واقع ہے جس کی وجہ سے نہ صرف خلیج عقبہ غیر محفوظ ہو گئی بلکہ پورا بحیرہ احمر اور نہرِ سویز اسرائیل کی دست درازیوں کے لئے کھُل گیا۔ اسی کا نتیجہ ہے کہ نہرِ سویز آج تک بند پڑی ہے۔

ہرچند کہ ۱۹۶۷ء کی جنگ کے بعد یو۔این۔او نے اپنے پُرزور ریزولیوشنوں کے ذریعہ اسرائیل کو عرب مقبوضہ علاقے جلد خالی کر دینے اور اس خطہ میں امن بحال کرنے کا فیصلہ کیا۔ لیکن اسرائیل نے کسی بھی ایسے پُرامن فیصلہ کی آج تک پرواہ نہیں کی۔ بلکہ ہتھیائے گئے علاقوں پر اپنا قبضہ مضبوط سے مضبوط تر کرنے میں لگا رہا۔ کچھ اس فتح کے نشہ میں اور کچھ امریکہ کے مضبوط کھونٹے پر ناچتے ہوئے جب بھی موقعہ ملا بڑی دیدہ دلیری سے پڑوسی عرب ممالک پر بمباری کرنے اور وہاں کے نہتے شہریوں پر گولے برسانے سے بھی دریغ نہ کیا۔ جب بھی دُنیا کے دانشوروں اور سلامتی کونسل کے متفقہ فیصلوں پر عملدر آمد کئے جانے کی بات چلائی گئی اسرائیل کی ہٹ دھرمی نے اسے ناکام بنا دیا۔ حتیٰ کہ موجودہ خوفناک جنگ بھی اسرائیل کی ہٹ دھرمی ہی کا نتیجہ ہے۔

موجودہ جنگ ۱۹۶۷ء کے بعد سے اب تک کی عرب اسرائیل جھڑپوں میں سب سے زیادہ خوفناک بتائی جاتی ہے۔ اس بار مصر پوری طرح سے اسرائیل کے حملہ کا مقابلہ کرنے کو تیار تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ۱۹۶۷ء میں اسرائیل کی اچانک کارروائی کی تاریخ اس بار دہرائی نہیں جا سکی۔ اس کے برعکس اس وقت جنگ اُن علاقوں میں لڑی جا رہی ہے جن پر اسرائیل نے مخالفانہ قبضہ کر رکھا تھا۔ چنانچہ مصری فوجوں نے پوری حکمتِ عملی کے ساتھ پہلے نہرِ سویز پر پُل تعمیر کئے اور پھر پوری حکمتِ عملی کے ساتھ متعدد مقامات سے نہر کو پار کر کے اس کے مشرقی کنارے پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔ اور اب صحرائے سینا میں ٹینکوں کی زبردست جنگ میں اسرائیل کو ذِلت آمیز پسپائی پر مجبور کیا جا رہا ہے۔

دوسری طرف شامیوں نے گولان کی پہاڑیوں پر اسرائیل کے بعض اہم فوجی ٹھکانوں پر دوبارہ قبضہ کر لیا ہے۔ اور اس محاذ پر متعدد کامیابیاں حاصل کرنے کی جدوجہد جاری ہے۔ اسی طرح پر فضائی اور برّی لڑائی کے ساتھ ساتھ شام کی طرف سے بحری جھڑپوں میں بھی دشمن کو کافی زک پہنچائی جا رہی ہے۔ قابلِ اطمینان بات تو یہ ہے کہ عرب ممالک میں جس اتحاد اور یگانگت کی روح کی دیر سے تمنا کی جا رہی تھی بحمد اللہ یہ اتحاد اس وقت دکھائی دے رہا ہے متعدد عرب ممالک نے جنگ میں عملاً حصّہ لینے والے ممالک کو اپنی بھرپُور حمایت اور تعاون کا یقین دلایا ہے۔ اس طرح پر گویا سارے کے سارے ہی اپنے مشترکہ دشمن کے مقابل پر صف آراء ہو گئے ہیں۔ حتیٰ کہ یوگنڈا کے صدر عیدی امین نے مصر اور لیبیا میں تربیت حاصل کرنے والے یوگنڈا کے افسروں کو جنگ میں مصر کے ساتھ مل کر لڑنے کا حکم دے دیا ہے۔ اور سعودی عرب کے شاہ فیصل نے شام اور مصر کو اپنی پُوری مدد کا یقین دلانے کے علاوہ امریکہ سے غیر مبہم الفاظ میں یہ بھی کہہ دیا ہے کہ اگر وہ اسرائیل سے مقبوضہ عرب علاقے خالی نہیں کرائے گا تو وہ اُسے تیل کی سپلائی بند کر دیں گے۔ عراق نے تو اسرائیل کے حالیہ حملہ کے ساتھ ہی اس کے پشت پناہ امریکہ پر ایک کاری ضرب لگائی ہے۔ اور وہ یہ کہ دو امریکی تیل کمپنیوں کو قومی ملکیت میں لے لیا ہے۔ درحقیقت تیل پیدا کرنے والے عرب ممالک کے پاس تیل کا جو کارگر ہتھیار ہے۔ انہوں نے آج تک اس کو حربی قوت کے طور پر استعمال نہیں کیا تھا۔ لیکن سعودی عرب کے حالیہ نوٹس نے امریکہ جیسی بڑی طاقت کو بھی عربوں کے مسئلہ پر ایک بار پھر سنجیدگی سے غور کرنے کی طرف متوجہ کر دیا ہے۔ اگرچہ امریکہ اسرائیل کی پشت پناہی سے دست کش تو نہیں ہوا۔ اور ایسا ہونا بظاہر ممکن بھی نہیں۔ کیونکہ اسرائیل اس کا اپنا خود کاشتہ پودا اور مغربی ایشیا میں امریکی مفادات کا مرکز ہے۔ لیکن اگر تیل پیدا کرنے والے سبھی عرب ممالک اس مسئلہ پر کامل اتحاد کریں تو جلد یا بدیر اس بات کا خاطر خواہ نتیجہ نکلنا عین قرین قیاس ہے۔

خیر یہ تو بعد کی باتیں ہیں۔ ہم نے تو اس وقت یہ دیکھنا ہے کہ موجودہ عرب اسرائیل جنگ کس طرح کے نتائج لاتی ہے۔ اسرائیل کی پشت پر امریکہ کی بھرپور حمایت ہے۔ اور عرب بھی اب کچھ کر گذرنے کے موڈ میں ہیں۔ اس لئے یہ جنگ کچھ وقت ضرور لے گی۔ اس کے نتیجہ میں عرب ممالک خواہ اسرائیل کے پنجہ سے اپنے علاقے آزاد کرانے میں کلّی طور پر کامیاب نہ بھی ہوں۔ پھر بھی عربوں کی زبردست فتح ہی ہوئی۔ کیونکہ انہوں نے ایسے دلیرانہ اقدام اور خاص حکمتِ عملی کے مظاہرہ سے ساری دُنیا کی توجہ کو بنیادی مسئلوں پر مرکوز کر دیا ہے۔ اور یہ کوئی معمولی کامیابی نہیں ہے۔

بہرحال جس صورت میں کہ عربوں نے اپنا جائز حق لینے کی جدوجہد کا دلیرانہ آغاز کر دیا ہے۔ اور دُنیا کا انصاف پسند طبقہ عربوں کے حق میں آواز بلند کر رہا ہے۔ نہیں کہہ سکتے کہ مسلمانوں کی یہود کے ساتھ جو فیصلہ کن جنگ مقدر ہے۔ اس کا وقت آن پہنچا ہے یا اُس بڑے مقابلہ کی یہ شروعات ہیں۔ صورتِ حال خواہ کچھ بھی ہو ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے عرب بھائیوں کو ثباتِ قدم بخشے۔ اُن کے مشترکہ دشمن کو جلد غارت کرے۔ اور اُن تمام روکوں کو اپنے فضل سے دُور کر دے جو ہمارے ان بھائیوں کا اپنا جائز حق لینے کے سلسلہ میں پیش آ رہی ہیں۔ اور ساتھ ہی دُنیا کی آنکھیں بھی کھول دے کہ وہ حق و انصاف کی طرف آئے اور مظلوم کو ظالم کے پنجۂ استبداد سے بچانے کی ہر ممکن مدد کرے۔ نیز جنگ کے نتیجہ میں جو مالی اور جانی نقصان عرب بھائیوں کو برداشت کرنا پڑ رہا ہے اللہ تعالیٰ ان کے لئے اس کی بہتر تلافی کا سامان کرے۔ آمین ٭

رمضان شریف کا آخری مُبارک عشرہ

رمضان شریف آیا، اس کے بابرکت ایام یکے بعد دیگرے گزرتے جا رہے ہیں۔ اب اس مبارک مہینہ کا ایک تہائی حصّہ باقی ہے۔ یہ جو کلامِ مجید میں ان دنوں کو "اَیَّامًا مَّعۡدُوۡدٰتٍ" کے الفاظ میں ذکر کیا گیا ہے تو اس میں جہاں مہینہ بھر کی اسلامی روزوں کی پُرمشقّت عبادت کو سہل کر کے پیش کیا گیا ہے کہ مومنو! کوئی بات نہیں۔ یوں تو یہ ایک مہینہ ہے مگر دیکھنا گنتی کے یہ دِن گزرتے پتہ بھی نہیں لگے گا۔ اس لئے کمرِ ہمت باندھو اور پوری جانفشانی کے ساتھ رضاءِ الٰہی حاصل کر لو ——!! اس کے ساتھ ساتھ ان مبارک ایام کے جلد جلد گزرتے جانے میں لطیف پیرایہ میں گنتی کے ان دنوں سے زیادہ سے زیادہ روحانی استفادہ کرنے کی طرف بھی متوجہ کیا گیا ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ انسان ناپائیدار عمر لے کر آیا ہے نہیں کہہ سکتے کہ کب کسی کو مالکِ حقیقی کی طرف سے آخری بُلاوا آ جائے۔ یا اگر آخری بُلاوا نہ ہی سہی اس کی صحت ہی ایسی بگڑ جائے کہ روزوں کا التزام کر ہی نہ سکے۔ اس لئے صحت و تندرستی کی حالت میں ایک مومن کا فرض ہے کہ "اَنۡ تَصُوۡمُوۡا خَیۡرٌ لَّکُمۡ" پر عمل پیرا ہو۔ اور ان غیر معمولی برکتوں والے ایّام سے کما حقہٗ فائدہ اٹھائے ——!!

الغرض اب کے رمضان کا جو مبارک مہینہ آیا اس کا دو تہائی حصّہ تو بیت گیا۔ اب اس کا آخری عشرہ جا رہا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق احادیث میں آتا ہے کہ اذا دخل العشر الاخیر شدّ مئزرہ و اَحۡیٰی لیلہٗ و اَیۡقَظَ اَھۡلَہٗ۔ یعنی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنّت تھی کہ جب رمضان کے آخری عشرہ میں داخل ہوتے تو زیادہ مستعدی کے ساتھ عبادت کی طرف متوجہ ہو جاتے۔ علاوہ دن کو روزہ کے التزام کے ان راتوں کا بیشتر حصّہ جاگ کر عبادت میں گزارتے۔ اِس طرح پر کہ عادرہ کے رنگ میں گویا آپ کی رات رُوحانی زندگی سے بھرپور ہوتی۔ اور نہ صرف حضور خود ہی ایسے غیر معمولی انہماک فی العبادت کا نمونہ پیش فرماتے بلکہ اپنے ساتھ اپنے گھر والوں کو بھی شب بیداری کے لئے آمادہ فرماتے اِس طرح گویا سارا کنبہ ہی ان انتہائی برکت والے ایام سے مالا مال ہو جانے اور خدا سے وہ کچھ مانگ لینے کی پوری کوشش کرتا کہ جس کی ہر شخص دلی تمنا رکھتا ہے ——!!

پھر یہی وہ مبارک عشرہ ہے جس میں اعتکاف کی خصوصی عبادت رکھی گئی ہے۔ اعتکاف کی

(باقی دیکھئے صلا پر)

خطبہ جمعہ

رمضان المبارک کے ذریعہ انسان غیر متناہی رُوحانی جسمانی دینی ترقیات حاصل کر سکتا ہے

اگر ہم خلوصِ نیت سے اس ماہ میں عبادات بجا لائیں تو اللہ تعالیٰ ہمیں ہدایت بیّنات اور نُور عطا فرمائے گا

رمضان کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کرو

از سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔ فرمودہ ۲۴ر نومبر ۱۹۶۷ء۔ بمقام مسجد مبارک ربوہ

سورۂ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیت قرآنیہ کی تلاوت فرمائی:۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰى مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ۝

اس کے بعد فرمایا:۔

اس آیت کریمہ میں

اللہ تعالیٰ یہ بیان فرماتا ہے

کہ قرآن کریم ایک عظیم کتاب ہے۔ یہ ھُدًی ہے یعنی احکامِ شریعت پر مشتمل نازل کی گئی ہے۔ ہدایت کے معنی اُس آسمانی شریعت کے ہوتے ہیں جو اللہ تعالیٰ اپنے کسی محبوب نبی اور رسول کے ذریعہ دُنیا میں نازل کرتا ہے تاکہ وہ اپنی استعداد کے مطابق اس کی طرف رجوع کر سکیں۔ اور اس کے انعامات کو حاصل کر سکیں۔ اور اس کا قُرب پا سکیں۔

اللہ تعالیٰ نے یہاں یہ بیان فرمایا ہے، یہ ایک ایسی شریعت آسمانی ہے کہ لِلنَّاسِ جس کا تعلق کسی ایک قوم یا کسی ایک ملک یا کسی ایک زمانہ کے ساتھ نہیں بلکہ ہر زمان و مکان میں بسنے والے انسانوں سے اس کا تعلق ہے۔ یہ ان کے لئے ایک

کامل اور مکمل شریعت

ہے۔ اور ہدایت کے دوسرے معانی کی رُو سے اللہ تعالیٰ یہاں یہ بھی بیان فرماتا ہے کہ یہ ایک ایسی شریعت ہے کہ جو شخص ابتداء میں بعض باتوں کو سمجھتے ہوئے اس پر ایمان لاتا ہے۔ اور اپنی سمجھ کے مطابق اس پر عمل کرتا ہے یہ کتاب اس کے دل پر مزید روحانی ترقی کا شوق پیدا کرتی ہے اور مزید رُوحانی ترقی کی تڑپ کو پُورا کرنے کے سامان بھی اس میں پائے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہر وقت ایسے انسان کے ساتھ رہتا ہے اور اس کی روحانی راہ نمائی کرتے ہوئے بلند سے بلند مقام تک اسے پہنچاتا چلا جاتا ہے۔ اور ایسے انسان کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے انجام بخیر ہو جاتا ہے اور وہ اس کی رضا کی جنّت میں داخل ہو جاتا ہے۔

پھر فرمایا کہ یہ صرف هُدًى لِّلنَّاسِ ہی نہیں بلکہ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى بھی ہے

واضح دلائل اور حکمتیں

بتا کر اپنی شریعت (اپنے احکام کو) منوانے والی کتاب ہے۔ دُنیا میں بہت سے لوگ تو ایسے ہوتے ہیں جو دین العجائز کو اختیار کرتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی رحمتوں سے حصّہ وافر پاتے ہیں۔ لیکن بہت سے ایسے بھی ہوتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے عقل اور فراست دی ہوتی ہے۔ فکر اور تدبّر کے وہ عادی ہوتے ہیں۔ اگر ان لوگوں کی تسلّی کا سامان بھی اس کتاب میں نہ ہوتا۔ تو وہ ٹھوکر کھا جاتے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ہم نے ایسے ذہنوں کی ترقی کا سامان بھی اس میں کر دیا ہے۔ یہ کتاب حکمت اور دلائل کے ساتھ اپنے احکام کو منواتی ہے۔ اور یہ کتاب ایسی کتاب ہے جو فرقان یعنی حق اور باطل میں تمیز کرنے والی ہے۔ (جہاں تک اعتقادات کا سوال ہے) اور عملِ صالح اور ایسے عمل کے مابین جو فساد سے پُر ہو امتیاز کرنے والی ہے۔ اس کی تعلیم ہمیں بتا دیتی ہے کہ یہ اعمال ایسے ہیں جو اللہ تعالیٰ کو محبوب ہیں۔ اور یہ ایسے ہیں جن میں فساد پایا جاتا ہے۔ اور فساد کو پسند کرنے والا اور فساد سے پیار کرنے والا شیطان ہی انہیں پسند کر سکتا ہے۔ اگر تم اللہ تعالیٰ کی محبّت کو حاصل کرنا چاہتے ہو تو اس قسم کے فساد والے اعمال سے تمہیں پرہیز کرنا ہوگا یہ کتاب عملِ صالح اور غیر صالح (جسے عربی زبان میں طالع بھی کہا جاتا ہے) کے درمیان فرق کر کے دکھا دیتی ہے۔

پس یہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اس قدر عظیم کتاب کو ہم نے رمضان کے مہینے میں نازل کرنا شروع کیا تھا۔ شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ۔ اور [illegible] کے ساتھ کو) اپنے اپنے وقت پر رمضان کے مہینے میں نازل کرتے رہے ہیں۔ جیسا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر ماہ رمضان میں اللہ تعالیٰ کے حکم سے

جبرائیل علیہ السلام نزول فرماتے

اور میرے ساتھ قرآن کریم کا دَور کیا کرتے۔ اس رمضان میں جتنا حصّہ قرآن کریم کا نازل ہو چکا ہوتا اس کا دَور نزول کے ذریعے جبرائیل علیہ السلام حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کرتے۔ ایک دفعہ پھر دوسری دفعہ پھر تیسری دفعہ نزول ہوتا رہتا تھا۔ اور آخری سال نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جبرائیل علیہ السلام نے میرے ساتھ دو دفعہ قرآن کریم کا دَور کیا ہے۔ غرض اتنی عظیم کتاب کا اس مہینے میں بار بار نزول ہونا اور پھر اسی مہینہ میں نزول ہونا بتاتا ہے کہ یہ ماہ بھی بہت سی برکتیں اپنے اندر رکھتا ہے پس فرمایا کہ یہ مہینہ وہ ہے جس کے بارہ میں قرآن کریم کے احکام بھی پائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ اس کا قرآن کریم کے ساتھ بڑا گہرا تعلق ہے۔ اور جو قرآنی برکتیں اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان کی ہیں، جن کا اختصار کے ساتھ ابھی میں نے ذکر کیا ہے اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ اگر تم ان برکتوں کو حاصل کرنا چاہتے ہو تو رمضان کی عبادتوں سے پُورا پُورا فائدہ اٹھاؤ۔

رمضان میں انسان

رمضان کی عبادات

یعنی روزہ۔ وہ نوافل جو کثرت سے پڑھے جاتے ہیں۔ اور وہ دینی مشاغل جن میں انسان مصروف رہتا ہے۔ مثلاً سخاوت ہے۔ کمزور بھائیوں کا خیال رکھنا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے مہینے میں اس طرف خاص توجہ فرماتے تھے۔ غرض وہ تمام عبادات جن کا تعلق رمضان سے ہے اگر تم بجا لاؤ گے تو تین باتیں تمہیں حاصل ہو جائیں گی۔ تین برکتوں کے تم وارث ہوگے اور وہ تین برکتیں یہ ہیں کہ تمہیں ہدایت ملے گی۔ ہدایت تمہارے دلوں میں بشاشت پیدا کرے گی۔ اور یہ شوق پیدا کرے گی کہ ہدایت کے اس مقام پر ٹھہرنا تو ٹھیک نہیں۔ جب اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ استعداد دی ہے کہ ہم ہدایت کی سیڑھیوں پر درجہ بدرجہ بلند سے بلند تر ہوتے چلے جائیں گے تو پھر ہمیں آگے چلنا چاہیئے۔ اور مزید رفعتوں کو حاصل کرنا چاہیئے۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ قرآن کریم کے احکام اور اس شریعت کی برکت اور اس پر عمل پیرا ہونے کے نتیجہ میں تم اپنی ہدایت میں ترقی کرتے چلے جاؤ گے۔ رمضان میں یہ دروازے زیادہ فراخی کے ساتھ تمہارے اُوپر کھولے جائیں گے۔ پھر تم میں سے جو زیادہ سمجھدار اور فراست والے ہیں اور ان کے دِل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے۔ کہ ہم نے مانا کہ قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل شدہ کتاب ہے۔ کامل اور مکمل شریعت ہے۔ اور ہم آنکھیں بند کر کے بھی اس پر عمل کرنے کے لئے تیار ہیں۔ لیکن اے خدا جب تُو نے ہمیں عقل اور فراست اور فکر اور تدبّر کا مادہ عطا کیا ہے تو ہماری ان قوتوں اور استعدادوں کو بھی تسلّی دے۔ تو اللہ تعالیٰ ایسے لوگوں پر رمضان کے مہینہ میں بیّنات۔ حکمتیں جو قرآنِ کریم کے احکام کی ہیں، وہ بھی کھولتا ہے۔ علمِ قرآن اس رنگ میں بھی عطا کیا جاتا ہے۔ اور رمضان کے مہینہ میں خاص طور پر عطا کیا جاتا ہے۔

پھر چونکہ یہ فرقان ہے۔ ایسے شخص کو جو خلوصِ نیت کے ساتھ رمضان کی عبادات

بجا لاتا ہے۔ اور اس کی عبادات مقبول ہو جاتی ہیں۔

اللہ تعالیٰ فرقان عطا کرتا ہے

فرقان کا لفظ جب ہم انسان کے متعلق استعمال کرتے ہیں تو اس کے یہ معنے ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اُسے ایک نور عطا کرتا ہے اور اس نور کے استعمال کی توفیق عطا کرتا ہے اور وہ نور اُسے قربِ الٰہی کی طرف لے جاتا ہے۔ کیونکہ نور ہی نور کی طرف جا سکتا ہے۔ اَللّٰہُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ زمینوں اور آسمانوں کا نور اللہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے بندہ کو رمضان کے مہینہ بہتر نور اور کثرت سے نور عطا کرتا ہے۔ اور قرب کی راہیں اس پر کھولتا ہے۔

پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ اتنی برکتوں والا مہینہ ہے جو تمہاری روحانی اور جسمانی ترقیات کے سامان اپنے اندر رکھتا ہے۔ اس لئے تمہیں یہ کہتے ہیں کہ

فَمَنْ شَھِدَ مِنْکُمُ الشَّھْرَ فَلْیَصُمْہُ

جسے اللہ تعالیٰ زندگی اور صحت میں رمضان دکھائے اس کا فرض ہے کہ وہ رمضان سے فائدہ اٹھائے۔ اس لئے جو شخص بھی رمضان میں زندہ ہو اور صحت مند ہو وہ رمضان کے روزے رکھے اور دیگر عبادات بجا لائے۔

کیونکہ رمضان کی عبادت محض یہ نہیں کہ انسان بھوکا رہے۔ بھوکا رہنے سے خدا کو یا خدا کے بندوں کو کیا فائدہ۔ اگر یہ شخص اس بھوکا رہنے کی حکمت کو نہیں سمجھتا اور اس کے لوازم کو ادا نہیں کرتا۔

رمضان کے مہینہ میں ہم خاص طور پر قرآن کریم کی تلاوت کرتے ہیں اور نوافل کی ادائیگی کی طرف زیادہ توجہ دیتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جو شخص صحت میں رمضان کا مہینہ پائے اس کے لئے ضروری ہے کہ

رمضان کی برکتوں سے فائدہ حاصل کرنے کی کوشش کرے۔

روزے بھی رکھے اور نوافل بھی ادا کرے۔ غرباء کا خیال بھی رکھے۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں سخاوت کا مظاہرہ بھی کرے۔ اپنے بھائیوں کی غم خواری اور ان سے ہمدردی بھی کرے۔ تمام بنی نوع انسان سے محبت کا سلوک کرے اور اپنی زبان کو اور دوسرے جوارح کو ان اعمال سے بچائے رکھے جو خدا تعالیٰ کو ناراض کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کثرت تلاوت اور کثرت نوافل اور روزے رکھنے کے نتیجہ میں ہدایت کے۔ بیّنات کے اور نور من اللہ کے سامان پیدا کرے گا۔

اللہ تعالیٰ یہاں بیان فرماتا ہے کہ جو شخص بیمار ہو یا سفر پر ہو وہ کسی اور وقت رمضان کے روزوں کی گنتی کو پورا کرے۔ اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میرا ارادہ ہے کہ اس طرح میں اپنے بندوں کے لئے سہولت کے سامان پیدا کروں۔ مومن وہی ہوتا ہے جو اپنے ارادہ اور خواہش کو چھوڑ دیتا ہے۔ اور خدا کے ارادہ کو قبول کرتا ہے۔ پس یہ مومن کی علامت ہے کہ وہ سفر میں اور بیماری میں اپنی شدید خواہش کے باوجود اپنی اس تڑپ کے باوجود کہ کاش میں بیمار نہ ہوتا یا سفر میں نہ ہوتا۔ روزہ نہیں رکھتا۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ نیکی اس بات میں نہیں کہ میں بھوکا رہوں۔ بلکہ نیکی یہ ہے کہ میں اپنے ارادہ کو خدا تعالیٰ کے ارادہ کیلئے چھوڑ دوں۔ یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ وَلَا یُرِیْدُ بِکُمُ الْعُسْرَ میں ایک تو اس ارادہ کا اظہار کیا گیا ہے کہ میں نے رمضان کی عبادتیں تم پر اس لئے واجب کی ہیں اور قرآن کریم کی شریعت تم پر اس لئے نازل کی ہے کہ تم میرے قرب کی وہ راہیں کھلیں جو تمہاری روحانی خوش حالی کا باعث ہوں۔ اور جو مشکلات تمہاری روحانی تشنگی کے نتیجہ میں پیدا ہو سکتی ہیں۔ ان سے تم محفوظ ہو جاؤ۔ پس تمہیں اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

وَلِتُکْمِلُوا الْعِدَّۃَ اس کے کئی معانی ہو سکتے ہیں۔

ایک معنی یہ بھی ہیں

کہ تا تمہاری زندگی کے یہ چند روز جو تم اس دُنیا میں گزارتے ہو۔ اپنے کمال کو پہنچ جائیں۔ کمال کے معنی عربی میں یہ ہوتے ہیں کہ جس غرض کے لئے کوئی چیز پیدا کی گئی ہے وہ غرض پوری ہو جائے۔ اور انسان کو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے خدا تعالیٰ کی بندگی اور عبادت کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ یہ سارا انتظام میں نے اس لئے کیا ہے کہ تا تم اس غرض کو پورا کر لو اور اپنے اس مقصد کو حاصل کر لو جس غرض کے لئے تمہیں پیدا کیا گیا ہے اور جو مقصد تمہارے سامنے رکھا گیا ہے۔ اور پھر اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ اگر تم واقعہ میں خلوص نیت سے یہ عبادتیں بجا لاؤ گے تو میری طرف سے ہدایت اور بیّنات اور نور کو حاصل کر لو گے۔ لیکن شیطان خاموش نہیں رہے گا۔ وہ کوشش کرے گا کہ تمہیں اس مقام سے گرا دے۔ پس اپنی ہدایت کو قائم رکھنے کے لئے اور ان نعماء کو زوال سے بچانے کے لئے جو اللہ تعالیٰ رمضان کے مہینہ میں تمہیں عطا کرے ایک گُر بتاتے ہیں اور وہ یہ ہے کہ وَلِتُکَبِّرُوا اللّٰہَ عَلٰی مَا ھَدٰکُمْ کہ ہدایت اور روشنی اور حکمت سیکھنے کے بعد تمہارے دل میں کبر نہیں پیدا ہونا چاہیئے۔ کہ تم نے اپنی کسی خوبی کے نتیجہ میں اس مقام کو حاصل کیا ہے۔ بلکہ جب بھی اللہ تعالیٰ کی کوئی نعمت تم پر نازل ہو تُکَبِّرُوا اللّٰہَ تم اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور اس کی عظمت کو بیان کرو۔ اور

اپنے نفس کو بھول جاؤ

اس طرح وہ نعمتیں جو تمہیں عطا کی جائیں گی انجام تک ساتھ رہیں گی۔ تمہارا انجام بخیر ہو گا۔ اور یہ طریق ہے شکر ادا کرنے کا ـــــ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ اس کے بغیر تم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کر سکتے۔ اگر اللہ تعالیٰ تمہیں اپنے فضل سے کوئی ہدایت یا بیّنہ یا کوئی نور عطا کرتا ہے اور تم یہ سمجھتے ہو کہ یہ تمہاری کسی خوبی کے نتیجہ میں تمہیں ملا ہے تو تم شکر کس کا ادا کرو گے۔ تم اپنے نفس کا ہی شکر کرو گے نا؟ لیکن اگر تم اس یقین پر قائم ہو کہ جو ہدایت بھی ہمیں ملتی ہے۔ صراطِ مستقیم کے شناخت کے رنگ میں یا حکمتوں کے نزول کے رنگ میں۔ یا اس نور کے رنگ میں جو آسمان سے نازل ہوتا ہے۔ اور انسان کے دل کو منور کر دیتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے قرب کی راہوں کو کھولتا ہے۔ یہ سب کچھ تمہاری کسی خوبی کے نتیجہ میں نہیں بلکہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل کے نتیجہ میں ہے۔ اور اس سے اس کی عظمت اور اس کی کبریائی ثابت ہوتی ہے۔ پس اگر تم ہدایت پانے کے بعد خدا تعالیٰ کی عظمت اور اس کی کبریائی کا اعلان کرو گے اور

خدا تعالیٰ کی عظمت اور اس کی کبریائی

کو اپنے دلوں میں محسوس کرو گے اور اپنے نفس کو ان کی راہ میں مٹا دو گے تب تم شکر کرنے کے قابل ہو گے۔ ورنہ تم شکر کے قابل نہیں ہو گے۔ تمہارا شکر زبانوں پر تو ہو گا لیکن تمہارے دل اور تمہارے اعمال اور تمہاری روح اور تمہارے جوارح خدا تعالیٰ کا شکر ادا نہیں کر رہے ہوں گے۔ پس اگر تم خدا تعالیٰ کا شکر گزار بندہ بننا چاہتے ہو تو جب بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہیں کوئی نعمت ملے تُکَبِّرُوا اللّٰہَ اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور عظمت کا اعلان کرو۔ اور اپنے دل اور سینہ میں اس عظمت کے احساس کو زندہ اور اُجاگر اور شدت کے ساتھ قائم کرو۔ اور تم شکر گذار بندے بن جاؤ۔ اور جب تم خدا تعالیٰ کے شکر گذار بندے بن جاؤ گے تو جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے وعدہ فرمایا ہے وہ تمہیں مزید نعمتیں عطا کرے گا۔ مزید ترقیات کے دروازے تم پر کھولے گا۔ مزید حکمتیں اور علوم قرآنی تمہیں عطا کرے گا۔ اور تمہارے نور میں

اور زیادہ نورانیت

پیدا کرے گا۔ اور پھر ایک حسین اور مفید چکر اور دائرہ قائم ہو جائے گا۔ تم خدا تعالیٰ سے نعماء حاصل کرتے رہو گے اور اپنی ہدایت اور اپنی فراست اور اپنی روحانیت کے نتیجہ میں ہر موقع پر اپنے نفس کو قربان کر کے اللہ تعالیٰ ہی کی عظمت اور کبریائی کا اعلان کرو گے۔ اور اس طرح اس کا شکر ادا کرو گے تو پھر وہ اور نعمتیں تمہیں دے گا۔ پھر تم اور شکر ادا کرو گے تو وہ اور نعمتیں تمہیں عطا کرے گا۔ غرض رمضان کے مہینہ میں ایک ایسا دائرہ شروع ہو جاتا ہے جو

غیر متناہی روحانی اور جسمانی

دینی اور دنیوی ترقیات کے دروازے کھولتا چلا جاتا ہے۔ اور انسان کسی مقام پر ٹھہرتا نہیں اور انسان کا دشمن شیطان جو کبھی نفس امارہ کی سُرنگ سے اور کبھی بیرونی حملوں کے ذریعہ انسان کو خدا سے دُور کرنا چاہتا ہے وہ اپنے تمام حملوں میں ناکام ہو جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں ہمیشہ ہی شیطان حملوں سے بچائے اور محفوظ رکھے۔

آمین۔

درخواست دُعا

میرے لڑکے سید نعیم احمد خدا کے فضل سے اس سال سینئر کیمبرج کا امتحان دے رہے ہیں۔ امتحان ۳۱ راکتوبر ۷۳ء سے شروع ہیں۔ میں اپنے تمام بھائیوں اور بہنوں سے ان کی اعلیٰ کامیابی کے لئے خصوصی دعاؤں کی درخواست کرتی ہوں۔ اللہ تعالیٰ شاندار کامیابی سے نوازے۔ نیک اور مخلص احمدی بنائے آمین ثم آمین۔

خاکسار: عذرا نسیم

آرہ۔ بہار

حضرت مسیح علیہ السلام صلیب پر فوت نہیں ہوئے

بلکہ

"یسوع مسیح پر صرف غشی طاری ہوئی تھی"

انگلستان کے ایک ماہر فن ڈاکٹر کا ہائیکورٹ میں بیان

لندن کے ایک اخبار ڈیلی ٹائمز نے اپنی ۲۷ راکتوبر ۱۹۷۱ء کی اشاعت میں مندرجہ ذیل خبر شائع کی ہے :-

"ایک اینستھیٹسٹ ڈاکٹر (جو اینستھیٹک کے ذریعہ مریض کو طور عارضی بیہوشی رکھتے ہیں) نے کل ہائی کورٹ کو بتایا کہ انہیں اس بات کا یقین ہے کہ یسوع مسیح صلیب پر فوت نہیں ہوئے۔

مسٹر جیمس جیرالڈ بورن (جن کی عمر چھیاسٹھ سال ہے اور جو ریٹائر ہونے سے قبل لندن کے سینٹ تھامس ہسپتال میں سینئر اینستھیٹسٹ تھے) نے بتایا کہ وہ واقعہ جسے یسوع مسیح کے مردوں میں سے جی اٹھنا کہا جاتا ہے۔ دراصل صرف اتنی بات تھی اور وہ بیہوشی سے ہوش میں آگئے تھے۔

مسٹر جیمز کومن کیوسی (Q.C) نے مسٹر بورن سے پوچھا کہ کیا ان کے خیال میں بہت سے لوگ اس نظریہ میں ان سے متفق ہیں؟ اس کے جواب میں مسٹر بورن نے بتایا کہ "یہ جانتے ہیں کہ ایسے لوگوں کی تعداد سرعت کے ساتھ بڑھ رہی ہے جو اس واقعہ کو کسی معجزانہ کیفیت کا حامل نہیں سمجھتے"

مسٹر کومن نے پھر پوچھا "کیا آپ کے خیال میں تمام صحیح الفکر لوگوں کو یہ خیال اپنا لینا چاہیئے؟"

اس کے جواب میں مسٹر بورن نے اس خیال کا اظہار کیا کہ ایسا کرنے کو ایک ترقی پذیر قدم کہا جا سکتا ہے۔ انہوں نے دوسری صدی عیسوی کے ایک مصنف کا حوالہ بھی پیش کیا کہ "اگر کسی جرم کے ذریعہ کسی سچائی کا انکشاف ہوتا ہے تو بہتر ہے کہ وہ جرم وقوع پذیر ہو جائے۔ تاکہ سچائی کا انکشاف ہو سکے بہ نسبت اس کے کہ جرم سرزد نہ ہو اور سچائی چھپی رہے"۔

مسٹر بورن نے یہ بھی کہا کہ وہ یہ بھی محسوس کرتے ہیں کہ جس نظریہ کا انہوں نے اظہار کیا ہے۔ اس سے بہت سے لوگ ان سے ناراض ہو جائیں گے۔

مسٹر کومن نے پھر سوال کیا "کیا آپ سمجھتے ہیں کہ آپ کے نظریہ سے عیسائیت کی تعلیم کا ایک بہت بڑا حصہ لایعنی ہو کر رہ جائے"۔

مسٹر بورن نے جواباً کہا "یہ بات درست ہے لیکن مسیحی اخلاقی اقدار پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔ انہوں نے مزید کہا کہ وہ یہ بات ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں کہ مسیح کی صلیب اور مردوں سے جی اٹھنا یہ ایسے عقائد ہیں جو دھوکہ دہی پر مبنی ہیں حقیقت یہ ہے کہ میں نے اپنے اسکول ہی کے زمانے سے کبھی معجزانہ واقعات یا غیر مرئی امور پر یقین نہیں کیا"۔

مسٹر بورن نے جو ہتک عزت کے ایک دعویٰ میں شہادت دے رہے تھے (یہ دعویٰ ان کی پیشہ ورانہ تکنیک سے متعلق ہے۔) مزید بتایا کہ مردوں میں سے جی اٹھنے سے متعلق ان کا عقیدہ ہو سکتا ہے ان کا یہ خیال غلط ایک عام فہم سی بات ہے۔ انہوں نے یہ کہا ان کا یہ خیال ہے کہ یسوع مسیح ان تین گھنٹوں کے دوران جو انہوں نے صلیب پر گزارے کسی وقت بے ہوش ہو گئے تھے۔ اس کے بعد انہیں صلیب سے اتار لیا گیا اور قبر میں رکھ دیا گیا۔ میرا خیال ہے کہ یہ بے ہوشی کی حالت موت کے مشابہ تھی اور یہ ایسی بے ہوشی تھی جس پر یسوع مسیح نے فتح حاصل کر لی تھی۔

مسٹر بورن کو مسٹر سٹینلے ہیگلو ڈرمنڈ جیکسن جو ایک ڈینٹل سرجن ہیں اور ومپول اسٹریٹ لندن میں پریکٹس کرتے ہیں کے مقدمہ میں بطور گواہ طلب کیا گیا۔ مسٹر ڈرمنڈ جیکسن دنیا بھر میں دانتوں کے علاج کے نئے طریقوں میں انستھیٹسٹ کے لئے مشہور ہیں۔ انہوں نے ایک مضمون اور اخبار کے ایک اڈیٹر کے خلاف شکایت کی ہے کہ ان کے مطابق ان کا طریق علاج خطرناک بلکہ مہلک ثابت ہو سکتا ہے۔

مسٹر ڈرمنڈ جیکسن نے برٹش میڈیکل ایسوسی ایشن (جو رسالہ B.M.S کے پبلیشر ہیں) اور ڈاکٹر کومن جیرالڈ وائز (جو ڈیلورسیہ روڈ۔ وڈ فورڈ ایپسکس پر رہتے ہیں) ڈاکٹر جان سٹینلے رابنس (جو گڑباٹی روڈ مورسے برمنگھم میں رہائش رکھتے ہیں) ڈاکٹر مائیکل ہیتھ (پبلیشر۔ رونلڈ سیکلٹر وارڈک) اور ڈاکٹر ہیمنز ٹالمن آف ہیز ورتھ کلوز سائے ہل سے ہرجانہ طلب کیا ہے۔

یہ تمام حضرات اس بات سے انکاری ہیں کہ ہتک عزت کے مرتکب ہوئے ہیں وہ اس بات کے مدعی ہیں کہ انہوں نے جو کچھ کہا ہے۔ وہ پیشہ ورانہ خیال کا اظہار ہے جس کے لئے وہ پوری طرح تعلیم یافتہ ہیں انہوں نے کوئی ایسی بات نہیں کہی جس کے متعلق شبہ کیا جائے کہ اس میں کینہ کا عنصر پایا جاتا ہے یہ مضامین ان تیس (۳۰) تجربوں کی بنا پر لکھے گئے ہیں جو ایک شبہ کی صورت میں برمنگھم میں کئے گئے تھے

مسٹر کومن ان ڈاکٹروں کے وکیل کی حیثیت سے پیش ہو رہے ہیں جن پر مقدمہ کیا گیا ہے۔"

(الفرقان ربوہ جولائی ۱۹۷۳ء)

نوٹ:- الفرقان کے اس پرچہ میں ٹائمز آف لندن (۲۷ راکتوبر ۱۹۷۱ء) میں شائع شدہ خبر کا اصل متن بھی شائع ہوا ہے:

اخبار قادیان

قادیان ۱۷ راخاء (اکتوبر) مکرم محمد خضر صاحب درویش زنلوں کے گڈے پر سوار تھے کہیلوں کے نزدر کرنے پر گڈا ایک دیوار سے جا ٹکرایا جس کے سبب ان کے بائیں ٹانگ پر ضرب آئی مقامی دیسی معالج کو دکھانے پر معلوم ہوا کہ پنڈلی کی ہڈی میں کریک ہے جسے اس نے درست کر دیا۔ چند دن زیادہ تکلیف رہی اب بتدریج صحت یاب ہو رہے ہیں اللہ تعالیٰ کامل شفا دے ★ —— مورخہ ۱۳ ۱۵/۹ کو مکرم محمد شفیع صاحب دکاندار درویش کے ہاں لڑکی تولد ہوئی عزیزہ کا نام جمیعہ رکھا گیا ہے اللہ تعالیٰ عزیزہ کو والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ ★ —— مورخہ ۹ راکتوبر مکرم محمد عزیز صاحب گجراتی کو امرتسر (وی) جے ہسپتال بغرض ڈاکٹری معائنہ لے جایا گیا بعد معائنہ ڈاکٹروں نے بخار کے ازالہ کے لئے دوا تجویز کی اللہ تعالیٰ کامل شفا دے ★ —— مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی کی اہلیہ محترمہ اور مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری کی اہلیہ صاحبہ تا حال علیل ہیں خفیف سا افاقہ ہے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے ★ —— مورخہ ۱۰ راخاء مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری کے ہاں لڑکی تولد ہوئی نو مولودہ مکرم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل کی نواسی اور مکرم مولوی محمد امام صاحب غوری آف یادگیر کی پوتی ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس بچی کو ہر دو خاندان کے لئے قرۃ العین بنائے آمین

قادیان میں رمضان المبارک:- قادیان میں رمضان کے سلسلہ میں بات کو ہر دو

مساجد میں نماز تراویح اور فجر کی نماز کے بعد درس الحدیث کا سلسلہ جاری ہے۔ بعد نماز ظہر مسجد اقصیٰ میں مکرم مولوی بشیر احمد صاحب فاضل دہلوی نے ۱۷ ویں روزے میں سورۃ النمل تک اپنا حصہ درس مکمل کر لیا۔ آج ۱۸ ویں روزے سے مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری درس شروع کر رہے ہیں اور جاثیہ تک اپنا حصہ مکمل کریں گے اس کے بعد مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب سورۃ احقاف سے آخر تک درس دیں گے۔ اللہ تعالیٰ سب احباب کو قرآنی انوار اور رمضان شریف کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے آمین۔

اعلان نکاح

مکرم مولوی عبد الحلیم صاحب مبلغ یادگیر نے مورخہ ۱۷ راگست بعد نماز جمعہ مسجد احمدیہ یادگیر میں مکرمہ نورجہاں بیگم صاحبہ بنت مکرم چاند پٹیل صاحب آف ہنجال کا نکاح مکرم نادوتی احمد صاحب ابن مکرم محمد ابراہیم صاحب کرکو آف تیماپور کے ساتھ مبلغ /۵۲۵ روپے حق مہر پر پڑھایا۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے ہر جہت سے بابرکت بنائے آمین

خاکسار :- قریشی محمد عبد اللہ تیماپوری سیکرٹری تحریک جدید

حضرت خاتم الانبیاء کی نبوت پر فلسفہ کا حملہ اور مہدی موعودؑ کی طرف سے کامیاب دفاع

از مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد

آسمانی اور زمینی فلسفہ کی ازلی کشمکش!

انسانیت کی تاریخ جن مذہبی، ملی، قومی، سیاسی اور جنگی واقعات سے بھری ہوئی ہے۔ ان کے پیچھے آسمانی اور زمینی فلسفوں کا تصادم خاص طور پر کار فرما نظر آتا ہے۔ آسمانی اور سچا اور حقیقی فلسفہ تو انبیاء علیہم السلام کا ہے۔ جن کے شہنشاہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جن کی روحانی توجہ اور غلامی اور چاکری میں کروڑہا بندگان خدا آسمانی برکتیں پا چکے ہیں۔ اور عرفان کے بلند مینار تک جا پہنچے ہیں۔ اس کے مقابل مختلف فلاسفروں کا مغشوش اور زمینی فلسفہ ہے۔ جس کی بنیاد معرفت الٰہیہ پر نہیں۔ خالصتہً مادیت اور عقلیت پر ہے۔ اور جو مشاہدات جدیدہ اور تجارب جدیدہ کے ہر نئے دور میں علم طبعی یا ہیئت وغیرہ علوم کے ہاتھوں بدلتا اور پلٹے کھاتا چلا آیا ہے۔

یونانی فلسفہ کی شورش

زمینی فلسفہ نے پہلی بار خلفائے عباسیہ کے دور میں نبوت محمدیہ پر حملہ کیا۔ جبکہ یونانی فلسفہ عربی میں منتقل ہوا۔ اور مسلمانوں کے عقائد اور خیالات میں ایک زلزلہ برپا ہو گیا اس نئی صورت حال سے عہدہ برآ ہونے کیلئے مسلمانوں میں حکمائے اسلام کا نیا گروہ پیدا ہوا۔ یعقوب کندیؒ، ابو نصر فارابیؒ، بو علی سیناؒ، احمد بن مسکویہؒ، محمد بن نصیر البیتیؒ، ابوالحسن علی بن ہارون الزنجانیؒ، ابو احمد نہر جوریؒ، زید بن رفاعہؒ، حضرت امام غزالیؒ، شیخ الاشراق شیخ شہاب الدینؒ مقتول، حضرت ابن عربیؒ، حضرت علامہ ابن رشدؒ اور حضرت علامہ فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہم اسی آسمان حکمت کے روشن اور درخشندہ ستارے ہیں۔ جن کی بدولت نہ صرف دنیائے اسلام بلکہ یورپ نے بھی دیو تاریکی میں ڈوبا ہوا تھا علم و عقل کی مشعلیں جلائیں۔

یورپ کے فلسفہ جدیدہ کی یلغار

نویں صدی ہجری کے آخر میں سقوط غرناطہ کا المناک حادثہ رونما ہوا۔ مسلم اندلس کی آخری یادگار ریاست پر بھی قابض ہو گئے اور دیکھتے ہی دیکھتے پورا یورپ مسلمانوں سے خالی ہو گیا۔ مسلمان فلاسفر اور مسلمان سائنس دان زیر خاک ہو گئے۔ اور نہ صرف پورے عالم اسلام کی سطوت و شوکت کو سخت دھکا لگا۔ بلکہ اسلامی علوم و فنون کی ترقی و ارتقاء کا صدیوں سے جاری شدہ عمل درہم برہم ہو گیا دوسری طرف مغربی اقوام دنیا بھر کی سیاست پر چھا گئیں۔ اور یورپ کے مسلمانوں کے خلاف انتقامی روح نے کانٹ، نطشے، ہیگل، ہیوم جیسے فلاسفروں کو جنم دیا۔ جن کے نظریات فرانس کے صنعتی انقلاب کے بعد آندھی کی طرح اٹھے۔ بگولوں کی مانند ابھرے اور طوفان بن کر قدیم خیالات کی دنیا کو بہا لے گئے۔

فلسفہ جدیدہ کے خوفناک اثرات برصغیر پر

فلسفہ کی یہ دوسری یلغار ایسے وقت میں ہوئی۔ جبکہ عالم اسلام فلاسفروں حکماء اور ماہرین طبیعات سے یکسر محروم ہو چکا تھا۔ عہد اسلامی کی رصدگاہیں یا لٹ چکی تھیں یا ان پر غیروں کا قبضہ ہو گیا تھا اس دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کے خلاف فلسفہ کی چڑھائی اپنی شدت کے اعتبار سے بھی پہلے سے لاکھوں بلکہ کروڑہا گنے بڑھکر تھی اور اس کا دائرہ اثر بھی پوری دنیا پر محیط تھا تاہم یہ حقیقت ہے کہ اگرچہ انڈونیشیا سے لے کر افریقہ تک کی تمام مسلم آبادیاں تک اس کے زد میں آ گئے۔ مگر اس کا سب سے زیادہ دباؤ مشرق وسطیٰ کی بجائے۔ متحدہ ہندوستان کے مسلمانوں پر پڑا۔ جہاں عیسائی مشنریوں نے مسلمانوں کے مذہبی، اخلاقی اور سیاسی انحطاط و زوال کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہوئے پہلے ایسٹ انڈیا کمپنی اور پھر برطانوی تاج کی سرپرستی میں عیسائیت کا وسیع جال پھیلا دیا اور ماورائش ڈینش مشن چرچ مشنری سوسائیٹی، سکاچ مشن، امریکن مشن، امریکن ایجوکیشنل مشن، لنڈن مشن سوسائیٹی امریکن مشن لوتھرن کمائیٹی، اسلیٹیشن آرمی مشن غرضیکہ لاتعداد عیسائی کلیساؤں نے پورے برصغیر کے مسلمانوں کو اپنے نرغے میں لے لیا۔ اور بے شمار مسلمانوں نے (جن میں عمادالدین، عماد الدین اور احمد مسیح جیسے نام نہاد علماء بھی شامل تھے) عیسائیت اختیار کر لی حتیٰ کہ دہلی کے شاہی خاندان تک بھی یہ سیلاب جا پہنچا۔ اور جیسا کہ جناب مولوی رشید احمد صاحب گنگوہی کے فتاویٰ میں درج ہے چند برسوں کے اندر اندر پنجاب کی سات سو مسلمان لڑکیاں عیسائی بنائی گئیں فاناللہ وانا الیہ راجعون ۰

ہندوؤں نے جو ہزاروں سال سے مسلمانوں کو اپنا حریف سمجھے ہوئے تھے۔ اور ان کو ملیچھ کا نام دیا کرتے تھے۔ اس موقعہ کو غنیمت سمجھا اور برہمو سماج اور آریہ سماج جیسی جارحانہ تحریکوں سے وابستہ ہو کر مسلمانوں پر ٹوٹ پڑے اور مغرب کے پھیلائے ہوئے فلسفہ کا سہارا لے کر پادریوں کے دوش بدوش نظریاتی جنگ لڑنے لگے۔ اور پورا ملک مذبح بن گیا۔ جہاں مسلمانوں کی روح ان کے تمدن، ان کی تعلیم اور ان کے عقائد کا نہایت بے دردی سے قتل عام کیا جانے لگا۔ ع

ہر طرف کفرست جوشاں ہمچو افواج یزید
دین حق بیمار و بے کس ہمچو زین العابدین

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل کا ظہور

ان دردناک حالات میں ہسپانوی مسلمانوں کی طرح برصغیر کے مسلمانوں کا مستقبل بھی سراسر تاریک دکھائی دے رہا تھا کہ یکایک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فرزند جلیل حضرت مہدی معہودؑ کا ظہور ہوا اور آپ نے فرمایا کہ:-

ہمارا مدعا جس کے لئے خدا تعالیٰ نے ہمارے دل میں جوش ڈالا ہے یہی ہے کہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت قائم کی جائے جو ابدالآباد کے لئے خدا نے قائم کی ہے۔

(ملفوظات جلد ۳ صفحہ ۹)

اس کے ساتھ ہی آپؑ نے یہ پیشگوئی بھی فرمائی کہ:-

اس زمانہ میں جو مذہب اور علم کی نہایت سرگرمی سے لڑائی ہو رہی ہے اس کو دیکھ کر اور علم کے مذہب پر حملے مشاہدہ کر کے بے دل نہیں ہونا چاہئے کہ اب کیا کریں یقیناً سمجھو کہ اس لڑائی میں اسلام کو مغلوب اور عاجز دشمن کی طرح صلح جوئی کی حاجت نہیں بلکہ اب زمانہ اسلام کی روحانی تلوار کا ہے جیسا کہ وہ پہلے کسی وقت ظاہری طاقت دکھلا چکا ہے۔ یہ پیشگوئی یاد رکھو کہ عنقریب اس لڑائی میں بھی دشمن ذلت کے ساتھ پسپا ہوگا۔ اور اسلام فتح پائے گا۔ حال کے علوم جدیدہ کیسے ہی زور آور حملے کریں کیسے ہی نئے نئے ہتھیاروں کے ساتھ چڑھ چڑھ کر آویں مگر انجام کار ان کے لئے ہزیمت ہے۔ میں شکر نعمت کے طور پر کہتا ہوں کہ اسلام نہ صرف فلسفہ جدیدہ کے حملہ سے اپنے تئیں بچائے گا۔ بلکہ حال کے علوم مخالفہ کی جہالتیں ثابت کر دے گا۔ اسلام کی سلطنت کو ان چڑھائیوں سے کچھ بھی اندیشہ نہیں ہے۔ جو فلسفہ اور طبعی کی طرف سے ہو رہے ہیں۔ اس کے اقبال کے دن نزدیک ہیں اور میں دیکھتا ہوں کہ آسمان پر اس کی فتح کے نشان نمودار ہیں یہ اقبال روحانی ہے اور فتح بھی روحانی۔

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۲۵۴-۲۵۵ حاشیہ)

حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے کس طرح علوم جدیدہ فلسفہ و ہیئت اور ہندو دھرم کے مرکب حملے کا تدارک اور کامیاب دفاع کیا؟ اس کا اندازہ لگانے کے لئے صرف دو اکابر کا درج کرنا کافی ہوگا۔

مولانا سید حبیب مدیر سیاست کا اعتراف

(۱) شمالی ہند کے مشہور اور ممتاز صحافی مولانا سید حبیب مدیر روزنامہ سیاست لاہور نے اپنی کتاب "تحریک قادیان" میں اعتراف کیا کہ:-

"اس وقت کہ آریہ اور مسیحی اسلام پر بے پناہ حملے کر رہے تھے اکے دکے جو عالم دین بھی کہیں موجود تھے وہ ناموس شریعت حقہ کے تحفظ میں مصروف ہو گئے۔

کوئی زیادہ کامیاب نہ ہوا۔ اس وقت مرزا غلام احمد صاحب (علیہ السلام) میدان میں اترے اور انہوں نے مسیحی پادریوں اور آریہ اپدیشکوں کے مقابلہ میں اسلام کی طرف سے سینہ سپر ہونے کا تہیہ کر لیا .... مجھے یہ کہنے میں ذرا باک نہیں کہ مرزا صاحب (علیہ السلام) نے اس مقصد کو نہایت خوش اسلوبی سے ادا کیا۔ اور مخالفین اسلام کے دانت کھٹے کر دیئے۔"

(صفحہ ۲۰۹ و ۲۱۰)

عبداللہ ملک صاحب کا خراج تحسین

(۲) جناب عبداللہ ملک صاحب کا شمار پاکستان کے علمی حلقوں میں بیدار مغز دانشوروں اور اشتراکی ذہن رکھنے والے اونچے طبقے میں ہوتا ہے۔ آپ نے "پنجاب کی سیاسی تحریکیں" کے نام سے ایک کتاب شائع کی ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی اسلامی خدمات پر مندرجہ ذیل الفاظ میں خراج تحسین ادا کیا ہے :۔

"سرسید نے عقل کی بنیاد پر قرآنی آیات اور مذہبی تعلیمات و عبادات کی جتنی توجیہات و تاویلات کی تھیں مرزا غلام احمد (علیہ السلام) نے اسی کے پرخچے اڑا دیئے۔ سرسید نے رسول خدا کے معجزات کو رؤیا کا فعل بتا کر تاویل کرنے کی کوشش کی لیکن مرزا غلام احمد نے ان معجزات کو عقلی دلائل کی بنیاد پر ثابت کیا چنانچہ مرزا غلام احمد اپنی کتاب آئینہ کمالات (اسلام) میں لکھتے ہیں :۔

"اور اس درجہ لقا میں بعض اوقات انسان سے ایسے امور صادر ہوتے ہیں کہ جو بشریت کی طاقتوں سے بڑھے ہوئے معلوم ہوتے ہیں اور الٰہی طاقت کا رنگ اپنے اندر رکھتے ہیں جیسے ہمارے سید و مولا سید الرسل حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ بدر میں ایک سنگریزوں کی مٹھی کفار پر چلائی اور وہ مٹھی کسی دعا کے ذریعہ سے نہیں بلکہ خود اپنی روحانی طاقت سے چلائی مگر اس مٹھی نے خدائی طاقت دکھلائی اور مخالف کی فوج پر ایسا خارق عادت اس کا اثر پڑا کہ کوئی ان میں سے ایسا نہ رہا کہ جس کی آنکھ پر اس کا اثر نہ پہنچا ہو اور وہ سب اندھوں کی طرح ہو گئے اور ایسی سراسیمگی اور پریشانی ان میں پیدا ہو گئی کہ مدہوشوں کی طرح بھاگنا شروع کیا اسی معجزہ کی طرف اللہ جل شانہ اس آیت میں اشارہ فرماتا ہے۔ "وَمَا رَمَيْتَ إِذْ رَمَيْتَ وَلَٰكِنَّ اللَّهَ رَمَىٰ" یعنی جب تو نے اس مٹھی کو پھینکا وہ تو نے نہیں پھینکا یعنی درپردہ الٰہی طاقت تھی انسانی طاقت کا یہ کام نہ تھا۔ اور ایسا ہی دوسرا معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو شق القمر ہے اسی الٰہی طاقت سے ظہور میں آیا تھا کوئی دعا اس کے ساتھ شامل نہ تھی کیونکہ وہ صرف انگلی کے اشارہ سے جو الٰہی طاقت سے بھری ہوئی تھی وقوع میں آگیا تھا اور اس قسم کے اور بھی بہت سے معجزات ہیں جو صرف ذاتی اقتدار کے طور پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھلائے جن کے ساتھ کوئی دعا نہ تھی۔ کئی دفعہ تھوڑے سے پانی کو جو صرف ایک پیالہ میں تھا اپنی انگلیوں کو اس پانی کے اندر داخل کرنے سے اس قدر زیادہ کر دیا کہ تمام لشکر اور اونٹوں اور گھوڑوں نے وہ پانی پیا۔ اور پھر بھی وہ پانی ویسا ہی اپنی مقدار پر موجود تھا۔ اور کئی دفعہ دو چار روٹیوں پر ہاتھ رکھنے سے ہزارہا بھوکوں اور پیاسوں کا ان سے شکم سیر کر دیا اور بعض اوقات تھوڑے دودھ کو اپنے لبوں سے برکت دے کر ایک جماعت کا پیٹ اس سے بھر دیا اور بعض اوقات شور آب کنوئیں میں اپنے منہ کا لعاب ڈال کر اس کو نہایت شیریں کر دیا اور بعض اوقات سخت مجروحوں پر اپنا ہاتھ رکھ کر ان کو اچھا کر دیا اور بعض اوقات آنکھوں کو جن کے ڈیلے لڑائی کے کسی صدمہ سے باہر جا پڑے تھے اپنے ہاتھ کی برکت سے پھر درست کر دیا ایسا ہی اور بھی بہت سے کام اپنے ذاتی اقتدار سے کئے جن کے ساتھ ایک چھپی ہوئی طاقت الٰہی مخلوط تھی۔ حال کے برہمو اور فلسفی اور نیچری اگر ان معجزات سے انکار کریں تو وہ معذور ہیں کیونکہ وہ اس مرتبہ کی شناخت نہیں رکھتے جس میں ظلی طور پر الٰہی طاقت انسان کو ملتی ہے پس اگر وہ ایسی باتوں پر ہنسیں تو وہ اپنے ہنسنے میں بھی معذور ہیں کیونکہ انہوں نے بجز ادنیٰ حالت کے اور کسی درجہ پر روحانی جوش کو طے نہیں کیا اور نہ صرف اپنی حالت ناقص رکھتے ہیں بلکہ اسی پر خوش ہیں کہ اسی حالت ناقصہ میں مریں بھی

عبداللہ ملک صاحب حضور کے اقدس کی مندرجہ بالا روح پرور تحریر نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں کہ :۔

"مرزا غلام احمد کی ان تعلیمات نے ان کے حق میں فضا پیدا کی اور ان کے علم و فضل، زہد و تقویٰ، عبادت و ریاضت نے مل کر ان کا ایک حلقہ قائم کر دیا ان کے حلقے کی توسیع میں دوسرا سب سے بڑا عمل ان کا آریہ سماج کے حملوں کا منہ توڑ جواب ہے ..... چنانچہ آریہ سماج کے خلاف مرزا غلام احمد نے جو تصنیف تالیف کی جو مناظرے اور مباحثے ترتیب دیئے ان سبھی اقدام نے پڑھے لکھے مسلمانوں کو متاثر کیا اور ان میں اچھی خاصی تعداد میں پڑھے لکھے سرکاری ملازمین بھی تھے کیونکہ ہندوؤں میں بالعموم آریہ سماج کی تحریک پنجاب میں سرکاری ملازمین اور وکیل اور ڈاکٹروں میں ہی پھل پھول رہی تھی اور ان سرکاری دفاتر میں کام کرنے والے مسلمان بھی آریہ سماج کا مقابلہ کرنے کے لئے دلائل اور منطق کے متلاشی تھے چنانچہ اس محاذ پر بھی مرزا غلام احمد نے ہی ان مسلمانوں کی تشفی کی"۔

(پنجاب کی سیاسی تحریکیں صفحہ ۲۲ تا ۲۳ ناشر نگارشات ۲/۲۴ - انارکلی لاہور جنوری ۱۹۷۱ء)

دعوتِ فکر

مندرجہ بالا دونوں شہادتوں سے جو تحریک احمدیت کے مخالف عناصر کے قلم سے نکلی ہیں بانی سلسلہ احمدیہ کی مجاہدانہ شان اور مدافعانہ قوت آفتاب عالمتاب کی طرح نمایاں ہو جاتی ہے اور یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ اگر چودھویں صدی ہجری کے سر پر وعدۂ خداوندی "انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون" کے ایفاء میں ذرہ برابر توقف ہو جاتا۔ اور رحمۃ للعالمین، خاتم النبیین احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ فیض روحانی اور تاثیر سماوی اپنے ایک حقیقی غلام کی صورت میں بروقت جلوہ گر نہ ہوتی تو مسلمانان برصغیر کا نام و نشان تک معدوم ہو جاتا۔

اب جبکہ باغ محمدؐ میں ہر طرف بہار دکھائی دے رہی ہے۔ اور نئے نئے خوشنما اور دلربا پھولوں کی مہک سے ایک عالم معطر ہو رہا ہے اور پندرھویں صدی ہجری فتوحات اسلامی کی بے شمار برکتیں اپنے جلو میں لئے قریب سے قریب تر آ رہی ہے۔ چودھویں صدی کی ابتدائی پُر آشوب اور پُر شر انگیز دور سے متعلق مہدی موعود کے شاندار اسلامی معرکوں کی یادیں بھی تازہ ہو گئی ہیں اور مثیل مسیح کے منتظرین کو دعوت فکر دے رہی ہیں۔

ع

وہ آیا منتظر تھے جس کے دن رات
معمہ کھل گیا روشن ہوئی بات
دکھائیں آسماں نے ساری آیات
زمیں نے وقت کی دیدیں شہادات
پھر اس کے بعد کون آئے گا ہیہات
خدا سے کچھ ڈرو چھوڑو معادات
خدا نے اک جہاں کو یہ سنا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

(ق)

وقف جدید کو ایک مستقل اور عالمگیر تحریک کی حیثیت حاصل ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے اپنی بابرکت خلافت کے آخری ایام میں جو مستقل اور بنیادی تحریک فرمائی وہ وقف جدید کے نام سے موسوم ہے۔

وقف جدید کا پروگرام کیا ہے؟ وہ یہ ہے کہ ہر بچہ اور بچی کم از کم آٹھ آنے ماہوار دے کر بچپن سے ہی دین کی خاطر قربانیاں کرنے کی عادت ڈالے۔ وہ قرآن مجید خود سیکھے اور خود پڑھ کر دوسروں کو پڑھائے۔ تمام بالغ افراد چھ روپے سالانہ اور اگر اللہ تعالیٰ نے انہیں وافر زمین بخشی ہے تو اپنی زمین کا کچھ حصہ خدا تعالیٰ کے نام وقف کریں اور باقاعدگی کے ساتھ اس کی آمد سلسلہ کو ان معلمین کے لئے دیا کریں جو مختلف مقامات پر اشاعت دین اور تعلیم القرآن کے لئے کام کر رہے ہیں۔ متعین کئے جا دیں تاکہ معلمین کی تعداد میں اضافہ ہو سکے۔ بلکہ بہتر سے بہتر معلمین خدمت دین کے لئے تیار ہو سکیں۔

پس آپ اپنے نفس کا محاسبہ کریں اور دیکھیں کہ کیا آپ نے وقف جدید کی ان ذمہ داریوں کو پورا کر دیا ہے۔

انچارج وقف جدید انجمن احمدیہ قادیان

حیدرآباد میں

لجنہ اماء اللہ اور ناصرات الاحمدیہ کے تربیتی جلسے

محترمہ حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان کی تشریف آوری سے استفادہ کرتے ہوئے لجنہ اماء اللہ حیدرآباد نے ایک مخصوص تربیتی اجلاس کا پروگرام بنایا ۹ ہر جولائی کو احمدیہ جوبلی حال میں یہ اجلاس زیر صدارت محترمہ بیگم صاحبہ حضرت مرزا وسیم احمد صاحب منعقد ہوا۔ محترمہ راشدہ اسماعیل صاحبہ کی تلاوت قرآن مجید کے بعد امۃ الباسط نے ایک منظوم نظم پڑھی پھر خاکسارہ نے لجنہ اماء اللہ حیدرآباد کی طرف سے حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ منصورہ صاحبہ نے نعت پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد محترمہ محمودہ اکبر حسین نے زیر عنوان "تربیت اولاد" قرآن مجید کی روشنی میں ایک مضمون پڑھ کر سنایا جسمیں موصوفہ نے تربیت اولاد سے متعلق قرآن مجید کے احکام کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء کرام کے نمونوں کو اپنے سامنے رکھکر اس پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ پھر نصرت پروین کی نظم اور ناصرہ الدین نے ایک دعا سنائی اس کے بعد حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ لجنہ مرکزیہ نے حیدرآباد کی لجنات سے خطاب فرمایا آپ نے خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صنفِ نازک پر عظیم احسانات اور پھر اس کے نتیجے میں قرون اولیٰ کی مستورات کی اطاعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اب موجودہ دور میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیات کی اطاعت کے نمونوں کو بہنوں کے سامنے رکھکر ان کی بے مثال قربانیوں کا ذکر کیا۔

پھر آپ نے فرمایا یہ خدا تعالیٰ کا ہم پر خاص فضل ہے کہ اس نے ہمیں خلافت جیسی نعمت سے سرفراز فرمایا اور پھر اس سے وابستہ کیا۔ اس کے لئے ہم خدا تعالیٰ کا جتنا بھی شکر کریں کم ہے۔ پھر آپ نے فرمایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے مبارک ہاتھوں لجنہ اماء اللہ کا قیام ہوا اور پھر خلافت سے وابستگی کے نتیجہ میں خلافت ثانیہ کے دور میں یہ تنظیم ترقی کی منازل طے کرتی ہوئی خلافت ثالثہ کے دور میں پچاس سال پورے کر کے خدا تعالیٰ کے فضل سے آگے بڑھ رہی ہے۔ اللھم زد فزد

محترمہ نے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے مستورات کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ خدا تعالیٰ اس کے رسول اور خلفاء کی اطاعت کے بغیر ترقی ممکن نہیں سو ہم نے ترقی کے زینے پر چڑھنے کے لئے خلیفۂ وقت کی ہر تحریک پر لبیک کہنا ہے اور یہ جذبہ اپنی اولادوں میں بھی پیدا کرنا ہے

بعد ازیں آپ نے خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقاریر کے بعض اقتباسات پڑھ کر سنائے (جسمیں حضور نے لجنہ اماء اللہ لندن کو خطاب فرمایا تھا) موصوفہ نے فرمایا کہ حضور کا خطاب کسی خاص لجنہ کے لئے نہیں ہوتا بلکہ اس سے ہر عورت مخاطب ہوتی ہے پس مستورات کو چاہیئے کہ متحد ہو کر خلیفۂ وقت کے ارشادات پر عمل پیرا ہوں تاکہ خدا کی خوشنودی کو حاصل کرنے والیاں بن سکیں۔

آخر میں آپ نے حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ کی تقریر سے ایک اقتباس بہنوں کو سنا کر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی اہم تحریکات مستورات کے ذہن نشین کراتے ہوئے تحریک تعلیم القرآن پر انتہائی زور دیا اور فرمایا کہ قرآن مجید ہی ایک ایسی شمع ہے جسکے ذریعہ رشد و ہدایت دینی و دنیاوی ترقیات کا راستہ آسانی سے تلاش کیا جا سکتا ہے بد رسومات کا قلع قمع کریں خدا تعالیٰ آپکو توفیق دے

موصوفہ نے اپنی تقریر کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ اپنی اولاد کی تربیت کی طرف خاص توجہ دیں انکو شروع سے ہی اسلام کی تعلیم کے مطابق زندگی گذارنے کی عادت ڈلوائیں مالی قربانی کا جذبہ ابتداء سے ہی ان کے اندر پیدا کریں اور انکی زندگی کو اس رنگ میں ڈھالیں کہ ان کے اندر ایک امتیازی رنگ پیدا ہو جائے اور دوسرے اس سے نمونہ حاصل کریں یہ کام صرف اور صرف ماؤں کا ہے لیکن ضرورت صرف اسبات کی ہے کہ ماؤں میں اپنی ذمہ داری کا احساس اور اسکو پورا کرنے کی تڑپ پیدا ہو جائے آخر میں آپ نے ان دعائیہ الفاظ پر اپنی تقریر کو ختم کیا کہ خدا تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ ہم خلافت سے وابستہ ہو کر خلیفۂ وقت کے احکامات پر ہمیشہ عمل کرنے والیاں اور کرانے والیاں بنیں تاکہ ترقی کے میدان میں ہمارا قدم آگے ہی آگے بڑھتا چلا جائے۔ اور آنے والی نسلیں ہم پر رشک کریں اور خدا تعالیٰ ہمیں اپنے فضلوں کا وارث بنائے

خاکسارہ اعظم النساء بیگم صدر لجنہ اماء اللہ حیدرآباد

ناصرات الاحمدیہ کا جلسہ

ناصرات الاحمدیہ کا جلسہ بھی حضرت آپا جان صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی زیر صدارت بلڈنگ "جوبلی حال" میں منعقد ہوا اس جلسہ کا آغاز عظمت پروین بنت منصور صاحب کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا اور مبشرہ پروین بنت مولوی عبد الحق صاحب نے آپا جان کو پھولوں کا ہار پہنایا اور نظم پڑھی ع

دیار احمد میں رہنے والو ہمیں دعاؤں میں یاد رکھنا

اس کے بعد سیکرٹری ناصرات نے حضرت آپا جان کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا جسمیں کہا گیا تھا کہ خدا نے اس سال پھر یہ موقعہ عطا فرمایا کہ آج ہم میں آپا جان رونق افروز ہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہام کے مطابق آپ کا وجود خواتین مبارکہ میں سے ہے۔ خدا تعالیٰ نے آپ کو پورے ہندوستان کی لجنہ اور ناصرات کو منظم کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

اس کے بعد چھوٹی بچیوں نے ترانہ سنایا

بعد ازاں امۃ النصیر بشریٰ بنت محترم مولوی عبد الحق صاحب نے "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت کی غرض" کے عنوان پر تقریر کی اور چند مثالوں سے آپکی بعثت کی غرض کو سمجھایا۔ "ناصرات الاحمدیہ کے فرائض" کے عنوان پر صادقہ سلیمہ بنت عبد السلام صاحب مرحوم نے تقریر کرتے ہوئے بتایا ہم یعنی ناصرات پر جو ذمہ داریاں ہیں اس کو بطریق احسن نباہنے اور صحیح رنگ میں دین کی خدمت کرنے والیاں اور دینی احکام پر عمل کرنے والیاں بننا چاہیئے۔ اس کے بعد طیبہ بیگم بنت بشیر الدین صاحب نے ایک چھوٹی بچی کی دعا سنائی۔ جماعت احمدیہ کے عقائد جمیعہ بیگم نے سنائے اس کے بعد امۃ القیوم پروین نے نعت سنائی "آنحضرت کا شفقت بھرا سلوک بچوں سے" اس عنوان پر نصرت جہاں بنت صالح الدین صاحب نے تقریر کی اس کے بعد ان کی ایک چھوٹی بہن منصورہ بیگم نے انگلش میں نظم سنائی۔ "آنحضرت نور مجسم" کے عنوان پر صالحہ بیگم بنت صالح الدین صاحب نے ایک چھوٹی سی تقریر کی جسمیں انہوں نے بتایا کہ آنحضرت صلعم بچوں سے بہت پیار کرتے تھے

چند بچیوں نے یہ ترانہ پڑھا

میں احمدی بچی ہوں میں احمدی بچی ہوں
ہے ناز مجھے جس کا اس قوم کی بیٹی ہوں

اس کے بعد صدارتی تقریر کرتے ہوئے حضرت آپا جان نے فرمایا۔ مرد اس وقت تک ترقی نہیں کر سکتے جب تک عورتیں ترقی نہ کریں اور اس قوم کو ترقی نہیں مل سکتی جس قوم کے بچے شروع سے محنت کے عادی نہ ہوں پیاری بچیو! تم محنت کی عادت ڈالو ابھی تو تم درخت کی خوبصورت کلیاں ہو تم کو آگے چل کر پھول بننا ہے تم ایسے پھول بنو جسکی خوشبو سے سارا عالم مہک اٹھے مجھے خوشی ہے کہ تم نے دو سال کے اندر کافی ترقی کر لی ہے۔ ناظمہ قرآن کریم پڑھیں اور جو ناظرہ جانتی ہیں وہ ترجمہ سیکھیں تمہارے لئے اسکول کی تعلیم بھی بہت ضروری ہے۔ لیکن صرف یہی تعلیم تمہارے لئے کافی نہیں ہے دین کی تعلیم نہایت ضروری ہے۔

اس کے بعد یاسمین فاطمہ بنت سید عمر صاحب نے نظم پڑھی، خالدہ بیگم بنت عبد الرحمان صاحب نے آخر میں سب کا شکریہ ادا کیا بعد دعا جلسہ ختم ہوا

خاکسارہ: امۃ العزیز بنت مولوی عبد الحق صاحب فضل سیکرٹری ناصرات

خالی آسامیاں

صدر انجمن احمدیہ کے بعض ادارہ جات میں کارکنان درجہ اول و دوم کی آسامیاں خالی ہیں خواہشمند احباب جو مرکز میں آکر سلسلہ کی خدمت کرنا چاہتے ہیں اپنے اپنے مقامی امیر صاحب یا پریذیڈنٹ صاحب کی سفارش اور طبی اور تعلیمی سرٹیفکٹ کے ساتھ اپنے کوائف اور خدمات دینیہ پر مشتمل رپورٹ نظارت ہذا میں بھجوائیں اور اگر پہلے کسی جگہ پر سروس کی ہو تو اس کا بھی ذکر کیا جائے

کارکن درجہ اول (گریجویٹ) کا گریڈ

۱۵۰ - ۸ - ۲۳۰ - ۱۲/۵۰ - ۳۵۵

کارکن درجہ دوم (میٹرک یا ایف اے) کا گریڈ

۱۳۰ - ۵ - ۱۸۰ - ۶ - ۲۴۰ - ۷ - ۲۷۵

سروس کمیشن کا امتحان دینے پر نتیجہ تاریخ سے امتحانی عرصہ شروع ہوگا اور اس کے ایک سال بعد مستقل کیا جائے گا اور دو سال بعد ترقی شروع ہوگی

(ناظر اعلیٰ قادیان)

علاقہ گوری دیوی پیٹ کا تبلیغی و تربیتی دورہ

★ نو افراد کا قبول احمدیت ★ ایک نئی جماعت کا قیام
★ صداقت احمدیت کے ایمان افروز نظارے

از مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل مبلغ انچارج آندھرا پردیش

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ خاکسار ۲۵ر تھوک کو روانہ ہو کر ۲۶ر کو گوری دیوی پیٹ پہنچ گیا۔ گوری دیوی پیٹ دراصل متعدد بستیوں کے مجموعہ کا نام ہے جو گوداوری ندی کے کنارے پر آباد ہیں اس علاقے میں جماعت احمدیہ کا تعارف کرانے کی سعادت ہمارے ایک مخلص دوست مکرم ماسٹر محمد عبد النبی صاحب ہندی پنڈت ہائی اسکول کے ٹیچر اور ان کے اہل و عیال کو نصیب ہوئی جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے فضل سے چند سال قبل احمدیت قبول کی اور پھر تبدیل ہو کر اس علاقے میں پہنچ گئے

جلسہ

۲۶ر کی رات کو ہی بعد نماز مغرب و عشاء ایلیمنٹری سکول میں جلسہ منعقد ہوا جس کی صدارت کے فرائض مسٹر پالی دیلا ماد عورائے گرام پنچایتی پریذیڈنٹ نے انجام دیئے جو کہ اس بستی کے باثر اور سرکردہ ہستی ہیں آپ کے علاوہ بعض دیگر معززین اور عوام نے اجلاس میں شرکت فرمائی۔ یہاں مسلمان اور عیسائی کم تعداد میں ہیں زیادہ تر ہندو دوست ہی آباد ہیں۔

تلاوت قرآن کریم کے بعد خاکسار نے اپنی تقریر شروع کی جو دو گھنٹہ تک جاری رہی جس کا تیلگو ترجمہ محترم ماسٹر عبد النبی صاحب ساتھ ساتھ سناتے رہے۔ اسلامی اور ہندو لٹریچر سے خاکسار نے فلسفہ توحید پیش کرتے ہوئے بتایا کہ ہر مذہب نے بنیادی طور پر ایک ہی خدا کی پرستش بتائی تھی لیکن مرور زمانہ کے سبب حرج آہستہ آہستہ خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور اس طرح ہندو لٹریچر اور اسلامی لٹریچر سے ثابت کیا کہ بنیادی طور پر ہر مذہب نے نیکی اور گناہ سے بچنے کی تعلیم دی ہے۔ اور انسانی ہمدردی سکھائی ہے۔ لہٰذا ہر قوم میں اللہ تعالیٰ کے نبی معبوث ہوتے رہے ہیں اور اس عظیم اور سچے فلسفہ کو قرآن کریم کی ایک آیت ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا ان اعبدوا اللہ واجتنبوا الطاغوت سے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کلام سے پیش کر کے قرآن مجید کی عظمت بتائی گئی اور یہ بھی بتایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی درحقیقت توحید کی تعلیم دی تھی جو آج ہمیں تثلیث کی شکل میں دکھائی دے رہی ہے اور بائیبل کے حوالجات سے بالوضاحت ثابت کیا کہ نہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر مرے نہ زندہ ہو کر وہ بجسم عنصری آسمان پر موجود ہیں اور نہ وہ خدا کا بیٹا ہیں۔ بلکہ وہ ایک برگزیدہ نبی تھے جو دوسرے نبیوں کی طرح طبعی موت سے وفات پا چکے ہیں۔

تینوں مذاہب پر تبصرہ کے ساتھ ساتھ بتایا گیا کہ اس زمانہ کے مسیح و مہدی اور کلنکی اوتار جس کا انتظار ہندو مسلمان اور عیسائی تینوں بڑے مذاہب کے پیرو کر رہے ہیں وہ آچکے ہیں پنجاب قادیان میں حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ کر کے ان تینوں مذاہب کے پیرووں کی غلطیاں ان کو بتائیں، جو بوجہ زمانہ کی دوری سے ان میں پیدا ہو چکی ہیں اور پھر تینوں مذاہب کی پیشگوئی کے مطابق آپ کی صداقت اور ترقی اور جماعت احمدیہ کی بین الاقوامی حیثیت کو پیش کیا۔ اور قرآن کریم اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے برتر مقام کی وضاحت کی گئی

تبصرے

خاکسار کی تقریر کے اختتام پر صدر محترم نے یکے بعد دیگرے تو بہت سے معززین کو اسٹیج پر آکر اپنے خیالات کا اظہار کرنے کی دعوت دی ان سب نے تقریر کی بہت زیادہ تعریف کی اور متفقہ طور پر اپنی اپنی تقریر میں اس بات کا اظہار فرمایا کہ تینوں مذاہب کو جس حسن و خوبی کے ساتھ اس موقعہ پر پیش کر کے جس انداز میں اپنا مدعا بیان کیا گیا ہے آج تک ہمیں اس انداز میں تقریر سننے کا موقعہ نہیں ملا اس تقریر نے ہمارے دلوں پر بہت گہرا اثر پیدا کیا ہے ڈاکٹر صاحب نے تقریر کے متعلق اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ پہلے تو مجھے یہ خیال تھا کہ مسلمانوں کے جلسہ میں جانے سے ہمیں کیا فائدہ اس خیال سے میں نے نیند آور دوائی بھی استعمال کر لی تھی تاہم ہم جلد نیند آ جائے کیونکہ مجھے کل علی الصبح ایک دوسرے مقام پر جانا تھا لیکن اسے خدائی تصرف سمجھئے کہ میں اس مجلس میں کھنچا ہوا چلا آیا اور میں نے اپنی بستی میں بیٹھے ہوئے وہ کچھ حاصل کر لیا جو مجھے دنیا میں تلاش کرنے سے بھی نہیں مل سکتا تھا۔ اور عجیب یہ ہے کہ میں نے جو دوائی استعمال کی تھی اس کا اثر بھی ختم ہو گیا اور میری نیند بالکل اڑ چکی ہے یہ سب پھر بھگوان کا کرشمہ ہے جسے میں کبھی بھول نہیں سکتا۔

جناب ڈی جگن ناتھ راؤ ہیڈ ماسٹر صاحب ہائی اسکول نے اسٹیج پر آکر اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ محترم ماسٹر عبد النبی صاحب سے لٹریچر پڑھ کر بالخصوص جناب چوہدری ظفر اللہ خاں صاحب کی ایک کتاب مطالعہ کر کے احمدیت کی صداقت کا مجھ پر اثر ہوا تھا۔ لیکن آج کی تقریر نے تو احمدیت کی صداقت کو کھلے طور پر مجھے سمجھا دیا ہے۔ آپ نے اس موقعہ پر مسلمانوں الیسمی تولی پہن رکھی تھی نے دیکھ کر موصوف کے بعض دوستوں نے ہنس کر کہا کہ آپ تو اب پورے طور پر ان لوگوں میں مل رہے ہیں۔ اس پر ہیڈ ماسٹر صاحب نے فرمایا کہ حقیقت و صداقت تو بہرحال اپنا اثر دکھاتی ہے۔

یہ بات بھی بتانے کے قابل ہے کہ ایک عیسائی دوست جن کا اسلامی نام مکرم عبد الرحمان صاحب رکھا گیا تھا۔ جن کی رپورٹ پہلے آچکی ہے۔ وہ اس بستی میں ایک پرائمری اسکول کے ہیڈ ماسٹر ہیں اور اس جلسہ میں اسٹیج سیکرٹری اور گل پوشی وغیرہ کے جملہ امور نہایت خوش اسلوبی سے آپ ہی نے سر انجام دیئے۔ صدر محترم نے بھی بہت زیادہ پسندیدگی کا اظہار فرمایا۔ شکریہ کے ساتھ اجلاس برخواست ہوا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پروگرام بہت کامیاب رہا فالحمد للہ علی ذالک۔

لاؤڈ اسپیکر کے لئے بھی ہمیں کسی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑا کیونکہ یہاں اس سے ۱۴، ۱۵ میل کی دوری پر تھوبر ضلع سے لاؤڈ اسپیکر لانا پڑتا ہے۔ اخراجات بھی کافی ہو سکتے ہیں ۲۶ر تھوک سے چونکہ رام لیلا

مکرم کریم الدین صاحب عرف پیتو لالہ کی وفات

ساندھن ضلع آگرہ سے عزیزم ماسٹر ریاض احمد صاحب نے اطلاع دی ہے کہ ان کے والد بزرگوار مکرم کریم الدین خاں صاحب عرف پیتولا۔ مورخہ ۸ر جولائی ۱۹۷۳ء کو ساندھن میں وفات پا گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون

ملکانہ علاقہ میں ساندھن کا مشن ایک اہم مشن تھا۔ جہاں تبلیغی امور کی سرانجام دہی کیلئے جماعت کی اہم شخصیتیں جاتی رہی ہیں۔ حتیٰ کہ سفر یورپ سے واپسی پر ۱۹۲۴ء میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ بھی یہاں بہ نفس نفیس تشریف لے گئے۔ اس موقعہ پر ساندھن میں گرد و نواح کے کثیر لوگ بھی حضورؓ کی زیارت کے لئے پہنچے ہوئے تھے اسی موقعہ پر حضور نے کثیر احباب کو بیعت کا شرف عطا فرمایا۔ مکرم کریم الدین خاں صاحب بھی اسی موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ہاتھ پر بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شامل ہوئے اور پھر وفات تک اپنے عہد بیعت پر قائم رہے کئی بار جماعت احمدیہ ساندھن کے پریذیڈنٹ بھی رہے اللہ تعالیٰ نے دماغ بہت اچھا دیا تھا جماعت کے عقائد و لٹریچر سے اچھی واقفیت رکھتے تھے۔ تبلیغ کا شوق تھا۔ انداز گفتگو بھی بہت اچھا تھا۔ متعدد دفعہ خاکسار کے ہمراہ تبلیغی مہمات پر گئے۔ تقسیم کے زبردست سیلاب میں جو آج سے نصف صدی قبل اس علاقہ میں آیا جس میں بڑے بڑے لوگ بہہ گئے۔ آپ اسلام پر قائم رہے اللہ تعالیٰ آپ کی مغفرت فرمائے اور آپ کی روح کو تسکین اور اعلیٰ درجات عطا فرمائے آمین۔ قارئین کرام سے بھی درخواست ہے کہ ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں

آپ کی نرینہ اولاد میں ماسٹر ریاض احمد صاحب بی۔ ایس۔ سی جو ایجنیئرنگ انٹر کالج میں لیکچرار ہیں۔ جماعت کے ساتھ اخلاص کا تعلق رکھتے ہیں۔

ماسٹر ریاض احمد صاحب کی شادی کو کافی عرصہ ہو گیا تھا لیکن نرینہ اولاد نہیں تھی۔ ماسٹر صاحب نے لکھا ہے کہ والد صاحب کی وفات کے چھ روز بعد ان کے ہاں لڑکا پیدا ہوا ہے۔ لیکن والد صاحب مرحوم نہ دیکھ سکے ماسٹر صاحب موصوف نے اس بچے کی ولادت کی خوشی میں درویشی فنڈ میں ۱۰/- روپئے اور اعانت بدر میں ۵/- روپے ارسال کئے ہیں احباب کرام سے اس بچے کے نیک اور خادم دین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار :- بشیر احمد دہلوی مبلغ سلسلہ احمدیہ مقیم قادیان

کا پروگرام بڑے زور وشور سے اس مقام پر ہونے والا تھا۔ جس کے لئے ہزاروں روپے چندہ جمع ہوا ہے وہ لوگ ایک روز پہلے ہی لے آئے اور عین وقت پر لاؤڈ اسپیکر مل گیا اللہ تعالےٰ کے فضل سے پوری طرح ہم نے اس سے فائدہ اُٹھایا۔ مکرم مولوی عبد العزیز صاحب جن کی ٹیلرنگ اور کپڑے کی یہاں دکان ہے اور بڑی نیک طبیعت رکھتے ہیں۔ وہ اپنی اہلیہ صاحبہ کے اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک ماہ پہلے بیعت کر چکے ہیں گوری ویوی پیٹ پہنچ کر آپ کے بھائی صاحب اور آپ سے ہی احمدیوں میں سے سب سے پہلے ملاقات ہوئی بعدہٗ مکرم ماسٹر عبد النبی صاحب اور ماسٹر عبد الرزاق صاحب نو مسلم بھی مل گئے۔ پہلے روز مکرم عبد العزیز صاحب کے ہاں ہی ہم سب کی دعوت رہی اور کچھ غیر احمدیوں کی بھی اسی طرح دوسرے روز مکرم ماسٹر عبد النبی صاحب اور ماسٹر عبد الرحمان صاحب نو مسلم کے ہاں سب مردوں عورتوں اور بچوں کی دعوت رہی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے کلو اجیماگا کے پروگرام بھی بہت بابرکت رہے آخری روز پھر مکرم عبد العزیز صاحب کے ہاں دعوت تھی آپ نے نئے احمدی ہونے کے باوجود اچھے محبت اور خلوص کا تعلق کیا اور ان پروگراموں کے کامیاب بنانے کے لئے پوری کوشش کی۔ اور پورا تعاون دیا۔ حضرت اقدس اور بزرگان کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کے اخلاص میں برکت بخشے۔ شادی پر بہت سال گذ چکے ہیں اللہ تعالیٰ نیک صالح اولاد نرینہ سے نوازے آمین مکرم عبد الرحمان صاحب ایک دوسری بستی میں مقیم ہیں وہاں پہنچ کر بستی کے پریذیڈنٹ صاحب اور کچھ دوسرے دوستوں کو پیغام حق پہنچایا۔ انفرادی طور پر بھی مسلم عیسائی اور بالخصوص ہندو مردوں عورتوں تک پیغام احمدیت پہنچایا تلگو ترجمہ ہر جگہ محترم عبد النبی صاحب کرتے رہے البتہ بعض غیر احمدی مسلمانوں نے بے رخی کا مظاہرہ ضرور کیا۔ اللہ تعالےٰ سب کے لئے ہدایت کے سامان پیدا کر دے

بیعتیں

اللہ تعالےٰ کے فضل سے ۲۸ ربوک کو نماز جمعہ سے قبل ۹ افراد بیعت کرکے سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے فالحمد للہ علیٰ ذالک اللہ تعالےٰ استقامت بخشے آمین۔ محترم عبد الرحمان صاحب نو مسلم کے اسلام قبول کرنے کے نتیجہ میں عیسائیوں نے بڑا تو منایا ہے لیکن اللہ تعالےٰ نے ایک عیسائی دوست مسٹر مرینا کو ان کا ہمدرد بنا دیا ہے وہ بھی ایک اسکول ٹیچر ہیں اور اسی محلہ میں رہتے ہیں یہ دوست بھی احمدیت سے بہت متاثر ہیں ان کی بچی بیمار تھی اور انہوں نے خواہش کی کہ میرے مکان پر پہنچ کر دعا کی جائے چنانچہ موصوف کی خواہش کو پورا کیا گیا اللہ تعالیٰ جملہ پریشانیاں دور فرمائے اور صداقت احمدیت کو جلد قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

روانگی

بعد نماز جمعہ ہم سب نے مکرم مولوی عبد العزیز صاحب کے ہاں کھانا کھایا اور بعد اجتماعی دعا ہم وہاں سے روانہ ہو گئے۔

ایک ایمان افروز تبادلہ

مکرم ماسٹر محمد عبد النبی صاحب نے مجھے بتایا کہ پانچ سال قبل وینکٹاپور سے میرا تبادلہ ہوا تھا جہاں غیر احمدی میری باتیں سننے کے لئے تیار نہیں ہوتے تھے اور سخت مخالفت کرتے تھے جب اچانک تبادلہ کا حکم آگیا تو بستی کے سرکردہ غیر مسلموں نے تبادلہ رکوانے کی پوری کوشش کی اور اس میں وہ کامیاب بھی ہو گئے۔ لیکن ایک روز بعد نماز عشاء میں یہی سوچ کر لیٹ گیا۔ کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت کیا ہے تو عین بیداری کی حالت میں مجھے یہ پر شوکت آواز تین مرتبہ سنائی دی کہ یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے یہ آواز سنتے ہی میرا دل یقین سے بھر گیا اور اسی وقت میں نے اپنے گھر کا سامان باندھا اور دوسرے روز گوری ویوی پیٹ مقام تبادلہ پر پہنچ گیا اس کے بعد میں ہمیشہ تبلیغ بھی کرتا دعائیں بھی کرتا اور سوچتا بھی کہ آخر اللہ تعالیٰ کی مشیت مجھے کیوں یہاں لے آئی۔ پانچ سال کے بعد اب نتیجہ دکھائی دے رہا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ پڑھے لکھے لوگوں کو احمدیت کی طرف جھکا رہا ہے۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ماسٹر صاحب محترم اور ان کے اہل و عیال کو اس علاقے میں احسن رنگ میں خدمت دین کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے۔ آمین اور مجھ ناچیز کو اور میرے اہل و عیال کو بھی تا دیر احسن رنگ میں خدمت سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے

آمین

پونچھ کی پہاڑی بستیوں میں تبلیغی جلسے

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری کارکن وفد

اس مادی ترقی کے دور میں جبکہ انسان اپنے قدیم تہذیب و تمدن اور اپنے آبائی طرز معیشت کو چھوڑ کر جدید اور ترقی پذیر طرز ماند و بود اور نت نئے سامان آسائش سے ہمکنار ہے بعض ایسے علاقے بھی ہمیں نظر آتے ہیں جہاں انسان اب بھی انتہائی سادہ اور غیر مصنوعی زندگی گذارتا ہے جیسے کہ پونچھ کا علاقہ ہے۔

پونچھ کی ان پہاڑی بستیوں میں بھی خدا تعالےٰ کے فضل سے خدا کے مسیح کا پیغام پہنچا اور مختلف مقامات مثلاً چارکوٹ، کالابن، لوہارکا، بڈھانوں، سلوہ، پیٹھانہ تیر اور شنیدرہ وغیرہ میں جماعتیں قائم ہیں۔ امسال ماہ اگست میں نظارت دعوۃ و تبلیغ نے ان پہاڑی علاقوں میں احباب جماعت کی تربیت اور غیر از جماعت میں تبلیغ کی غرض سے پانچ ممبران پر مشتمل ایک وفد بھیجا۔ جن میں سے خاکسار کا تقرر چارکوٹ کی جماعت میں اور مولوی مظفر احمد صاحب کا تقرر کالابن اور لوہارکا میں ہوا چونکہ ہم دونوں چند میل کے فاصلے پر تھے اس لئے ایک دوسرے کے تعاون کے ساتھ ارد گرد کی پہاڑی بستیوں میں جو سب کی سب غیر احمدیوں پر مشتمل ہیں تبلیغی جلسوں کا انعقاد کیا اور احباب جماعت نے ان جلسوں کو کامیاب بنانے میں بھرپور ساتھ دیا۔ ان جلسوں کی مختصراً رپورٹ درج ذیل ہے

ریلوٹ میں تبلیغی جلسہ

چارکوٹ سے تین چار میل کے فاصلے پر ریلوٹ ایک گاؤں ہے جس میں سب غیر احمدی ہیں۔ جماعت کی خواہش پر شیر دل خان صاحب ایک غیر احمدی دوست نے اپنے مکان کے قریب جلسہ کا انتظام کیا۔ کافی تعداد میں لوگ اکٹھے ہو گئے عزیز الدین سیکرٹری تبلیغ کی تلاوت اور محمد شریف صاحب سیکرٹری تربیت کی نظم کے بعد مولوی بشارت احمد صاحب محمود نے وفات مسیح کے عنوان پر اور خاکسار نے آنحضرت صلعم کی بعثت ثانیہ کے عنوان پر مبسوط تقریریں کیں آخر میں صدر جلسہ نے احباب کا شکریہ ادا کیا اور بعد دعا جلسہ برخاست ہوا۔

جلسہ سنگیوٹ

چارکوٹ سے قریباً دس میل کے فاصلے پر سنگیوٹ کافی بڑا گاؤں ہے۔ پہلے مولوی مظفر احمد صاحب نفل نے وہاں ایک چھوٹا سا جلسہ کیا تھا لیکن موسم کی خرابی کی وجہ سے زیادہ لوگ جمع نہ ہو سکے تھے لیکن اس جلسے کا فائدہ یہ ہوا کہ اکثر لوگ دوبارہ جلسہ کروانے کے خواہشمند ہوئے۔ چنانچہ مورخہ ۱۹/۸/۷۳ کو صدر جماعت احمدیہ چارکوٹ کی صدارت میں جلسہ شروع ہوا مولوی مظفر احمد صاحب کی تلاوت اور بشیر احمد صاحب ٹیلی کی نظم کے بعد تقاریر کا آغاز ہوا پہلی تقریر مکرم مظفر احمد صاحب نفل نے حضرت مسیح موعود کی پیشگوئیوں کے بارے میں کی دوسری تقریر مکرم مولوی شبیر احمد صاحب ناصر نے پنجابی زبان میں امام مہدی کے ظہور کے بارے میں کی تیسری تقریر مکرم مولوی حمید الدین صاحب نے صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عنوان پر کی ان کے بعد مکرم مولوی بشارت احمد صاحب محمود نے نظم سنائی آخر میں خاکسار نے آنحضرت صلعم کی قوت قدسیہ کے عنوان پر تقریر کی بعدہٗ صدر جلسہ نے احباب کا شکریہ ادا کیا اور بعد دعا جلسہ برخاست ہوا

جلسہ کوٹلی

کالابن سے ۱½ میل کے فاصلے پر ایک چھوٹا گاؤں ہے کالابن کی جماعت کے دوستوں نے یہاں جلسہ کا انتظام کیا ۲۲/۸/۷۳ کو ڈیڑھ بجے دوپہر مقامی سکول میں صدر جماعت احمدیہ چارکوٹ کی صدارت میں جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ مولوی بشارت احمد صاحب محمود کی تلاوت اور عزیز الدین صاحب کی نظم کے بعد مولوی مظفر احمد صاحب نفل نے وفات مسیح، مولوی بشارت احمد صاحب محمود نے صداقت حضرت مسیح موعودؑ اور خاکسار نے اسلام کی نشأۃ ثانیہ کے عنوانات پر مبسوط تقاریر کیں۔ اس جلسہ میں بھی کافی تعداد میں دوست شریک ہوئے

جلسہ دیاڑی

چارکوٹ کے بالمقابل پہاڑ کی پر ایک غیر احمدی بستی ہے یہاں مورخہ ۲۵/۸ کو ½۲ بجے دوپہر جلسہ کی کارروائی شروع ہوئی۔ مولوی بشارت احمد صاحب محمود کی تلاوت قرآن کریم اور ماسٹر غلام رسول صاحب کی نظم کے بعد مولوی بشارت احمد صاحب محمود، مولوی مظفر احمد صاحب نفل اور خاکسار نے علی الترتیب وفات مسیح موعود، اقوام عالم اور صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر تقاریر کیں آخر میں صدر جلسہ نے

رمضان شریف کا آخری مبارک عشرہ

(بقیہ اداریہ صفحہ ۲)

صورت میں، ہر معتکف گویا کامل تبتّل کا ایک مجسمہ بن جاتا ہے۔ اپنے گھر بار۔ دنیوی دھندوں سے منہ موڑ کر خدا کے گھر میں ڈیرہ لگا لیتا ہے۔ اور روزے کے التزام کے ساتھ چوبیس گھنٹے آستانۂ الٰہی پر گرا رہتا ہے۔

اسی طرح یہی وہ مبارک ایام ہیں جن میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لیلۃ القدر میسّر آنے کی خوشخبری سُنائی ہے۔ اگرچہ حضور نے اس کے لئے کسی معیّن تاریخ کا تعین نہیں فرمایا لیکن یہ کوئی کم احسان خداوندی ہے کہ اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت یہاں تک نشان دہی فرما دی کہ

مَنْ کان متحرّیہا فلیتحراھا فی العشر الاواخر

یعنی جو اس مبارک رات کی جستجو رکھتا ہے وہ اسے رمضان شریف کے آخری عشرہ میں تلاش کرے۔ اور ساتھ ہی طاق راتوں میں اس کی خصوصیت کا مزید احسان فرمایا۔

جب لیلۃ القدر کا بیان چلا تو اس موقعہ پر حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی کرم فرمائی کی بات بھی سُنتے جایئے۔ احادیث میں آتا ہے کہ حضرت ممدوحہ رضؓ نے رسولِ مقبول صلی اللہ علیہ وسلم سے وہی بات پوچھ لی جو گویا ہم میں سے ہر ایک کی اپنے ہی دل کی بات تھی۔ حضرت عائشہ رضؓ نے عرض کیا، یا رسول اللہ! خوش قسمتی سے لیلۃ القدر میسّر آجائے تو فرمایئے میں اللہ تعالیٰ سے کن الفاظ میں دُعا کروں؟ فرمایا، کہو اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ (ترجمہ) اے میرے خدا! تُو بڑا ہی عفو اور درگذر کرنے والا ہے۔ عفو کو پسند کرتا ہے۔ اس لئے مَیں تیرے حضور منّت کرتا (کرتی) ہوں کہ تو میری خطاؤں سے درگذر فرما۔ اور اپنی مغفرت کی چادر میں مجھے ڈھانپ لے ۔۔۔!! پس مبارک ہے وہ بھائی جو اس موقعہ پر اس جامع دُعا کے ساتھ بارگاہِ الٰہی میں اپنی تقصیروں کی معافی کی درخواست کرتا اور عفو اور درگزر کے سرچشمہ سے اس کی بھیک مانگتا ہے۔ یہ وہ دروازہ ہے جس پر گیا ہؤا کوئی سوالی کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹتا ۔۔۔!!

اِن چند اشارات سے یہ بات واضح ہوگئی، کہ رمضان کا آخری عشرہ اپنی گوناں گوں برکتوں کے سبب دیگر ایام رمضان سے امتیازی شان رکھتا ہے۔ اور عجیب بات تو یہ ہے کہ جوں جوں دنوں کی گنتی کم ہوتی جاتی ہے رمضان کی برکتیں بڑھتی ہی جاتی ہیں۔ جیسے اس دُودھ سے تشبیہ دی جاسکتی ہے جسے لگاتار گرم کیا جاتا رہا ہو۔ تو جوں جوں اسے گرم کیا جاتا ہے وہ گاڑھا ہوتا چلا جاتا ہے۔ اور اس کی قدر و قیمت بڑھتی چلی جاتی ہے۔ گو عرفِ عام میں تو اس کو "کھویا" کہا جاتا ہے لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جس نے دُودھ کے تپانے پر اس قدر محنت کی دراصل اس نے اسے کھویا نہیں بلکہ پالیا ۔۔۔ یہی صبر و استقلال سے روزوں کا التزام کرنے والے مومن کی حالت ہے۔ جب وہ آخری عشرہ تک کی تمام خصوصی عبادتوں کا بھی تعاہد کرتا ہے تو گو وہ جسمانی توانائی کے لحاظ سے اپنے اندر کسی قدر ضعف اور ناتوانی ہی محسوس کرتا ہے۔ لیکن فی الحقیقت وہی خوش نصیب مومن ہے جس نے اس وقت میں اپنے وجود کو کھو کر رضاء الٰہی کو پالیا!!

اسی لئے شریعت میں رمضان کے پورے ہوجانے کے معاً بعد عِیدُ الفِطر کا اسلامی تہوار رکھا گیا ہے۔ جو گویا بارگاہِ الٰہی میں شکرانہ کا رنگ رکھتا ہے۔ اور حضرت شارع علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس موقعہ پر پنجگانہ نمازوں کے علاوہ اس روز ایک زائد نماز عیدؔ کے دوگانہ کی مسنون فرمائی۔ تا ہر شہر اور اس کے مضافات کے مومن اجتماعی رنگ میں بارگاہِ الٰہی کے حضور سجداتِ شکر بجالائیں کہ ان کی زندگیوں میں رمضان کا مبارک مہینہ آیا اور خدا کی دی ہوئی توفیق سے انہیں روزوں کے التزام اور دیگر مخصوص عبادات کے بجالانے کی توفیق ملی ۔۔۔!!

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رمضان کو تمام احباب جماعت کے لئے بلکہ تمام عالم اسلام کے لئے رحمتوں اور برکتوں کا باعث بنائے اور اسلام کے عالمگیر غلبہ اور روحانی ۔۔۔ کے دن قریب فرمائے۔ اور خدا کو بھول چکی دُنیا بھی اس کے آستانہ پر اس طرح جھک جائے جس طرح رمضان میں خوش نصیب مومنوں کو جھک جانے کی سعادت حاصل ہوئی۔

وَ بِاللّٰہِ التَّوفیق ٭

سیرالیون (مغربی افریقہ) میں تبلیغ اسلام

(بقیہ صفحہ اوّل)

سے ملاقات کی۔ صدر سے ملاقات کے دوران وفد نے ان کی پارٹی کی جنرل الیکشن میں مکمل کامیابی پر مبارکباد دی۔ اور انہیں یقین دلایا۔ کہ حسبِ سابق جماعت احمدیہ حکومت سے پورا تعاون کرے گی۔ اور اس کی ہر طرح اطاعت کرتی رہے گی۔

صدر مملکت نے اپنے جواب نامے میں جماعت کا نہایت موثر الفاظ میں شکریہ ادا کیا اور فرمایا کہ جماعت نے جو عظیم کام ملک کی رفاہ کے لئے کئے ہیں مَیں نے انہیں ہمیشہ قدر کی نگاہ سے دیکھا ہے اور آئندہ بھی جماعت کو ہمیشہ حکومت کا تعاون حاصل رہے گا۔

وزیر تعلیم سے ملاقات کے دوران احمدیہ وفد نے اُن کی نئی تقرری پر اُن کو مبارکباد دی۔ اور جماعت نے تعلیمی میدان میں ملک کی جو خدمت کی ہے اس سے انہیں آگاہ کیا۔

یوم تبلیغ

۲۳ ر اپریل کو سارے ملک میں یوم تبلیغ منایا گیا۔ اس کی کامیابی کے لئے کافی عرصہ قبل ہی کوشش شروع کر دی گئی تھی۔ دو پمفلٹ خصوصاً اس موقعہ کے لئے چھپوا کر تمام مبلغین کو بھجوائے گئے۔ چنانچہ فری ٹاؤن اور تمام بڑی بڑی جماعتوں میں یہ دن پورے جوش و خروش سے منایا گیا۔ احباب جماعت نے فرداً فرداً اور اس کے علاوہ اجتماعی طور پر بھی اہلِ ملک کو اسلام کا پیغام پہنچایا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ دن پوری طرح کامیاب رہا۔

یوم خلافت

۲۷ ر مئی تمام ملک میں یوم خلافت کے طور پر منایا گیا۔ یہی وہ دن تھا کہ بانیٔ سلسلہ احمدیہ کی وفات کے بعد آپؑ کے پہلے خلیفہ مولوی نورالدین صاحبؓ کو منتخب کیا گیا۔ اس مقصد کے لئے اجلاسات منعقد کرکے ان میں اس موضوع پر تقاریر کا اہتمام کیا گیا۔ مغربی علاقہ میں گودرچ GODRICH (جو کہ فری ٹاؤن کے قریب واقع ہے) کے مقام پر ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ جس میں دوسرے مقررین کے علاوہ مکرم امیر صاحب نے جماعت پر خلافت کی اہمیت واضح کی اور کہا۔ خلافت کے ساتھ وابستہ رہتے ہوئے انہیں جماعت کی ترقی میں بھرپور حصہ لینا چاہیئے۔ آپ نے ان پر واضح کیا کہ اس زمانہ میں اتحاد اور جماعت کی ترقی کا انحصار خلافت کو قبول کرنے اور اس کی مکمل اطاعت میں مُضمر ہے۔ یہ خلافت آج صرف جماعت احمدیہ میں اللہ تعالیٰ نے قائم کی ہے۔

اجلاس پارلیمنٹ اور سٹیٹ پارٹی میں شرکت

ملک کے نئے انتخابات کے بعد پارلیمنٹ کے پہلے اجلاس کے افتتاح کے موقع پر مکرم امیر صاحب کو حکومت کی طرف سے دعوت نامہ موصول ہؤا۔ چنانچہ آپ نے اس میں شرکت فرمائی۔ اسی طرح اسی دن شام کو سٹیٹ ہاؤس میں صدر مملکت نے ایک عصرانہ کا اہتمام کیا۔ اس میں بھی دعوت پر مکرم امیر صاحب نے اپنے نمائندے وہاں بھجوائے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مزید بہتر رنگ میں خدمتِ اسلام کی توفیق دیتا رہے۔٭

اخبار احمدیہ بقیہ صفحہ اوّل

البتہ ... کا زخم قدرے باقی ہے اس کے ساتھ چند روز سے درد نقرس کی شکایت بھی ہوگئی ہے باوجود طبیعت کی کمزوری کے آپ کل سے نمازوں کے لئے مساجد میں تشریف لانے لگے ہیں۔ کامل صحت کے لئے احباب دعا فرمائیں ٭

رخصتانے کی تقریب

عزیز برادرم رفیق احمد ڈار ابن خواجہ غلام محمد صاحب ڈار مرحوم آسنور کولگام کشمیر کے رخصتانے کی تقریب مورخہ ۲۷ ر ستمبر ۱۹۷۳ء کو عمل میں لائی گئی۔ عزیز موصوف کی شادی خانہ آبادی سارہ بانو بنت منصور احمد ٹھوکر موضع کوریل کے ساتھ انجام پائی۔ الحمدُ للہ۔ تمام احباب جماعت سے دو احمدی خاندانوں، ڈار خاندان آسنور اور ٹھوکر خاندان کوریل کا سو سال کے بعد تجدید رشتہ مبارک فرمائے اور جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ والد صاحب مرحوم کی نانی صاحبہ بھی اسی ٹھوکر خاندان سے تھیں۔ اللہ تعالیٰ ہر رنگ سے بابرکت فرمائے آمین۔

اِس خوشی میں مَیں مبلغ پانچ روپے اعانتِ بدر میں ادا کرتا ہوں۔

خاکسار: خواجہ سعید احمد ڈار ایم۔ اے۔ بی۔ ایڈ
آسنور۔ کولگام۔ کشمیر

رمضان المبارک میں فدیۃ الصیام اور انفاقِ مال

رمضان شریف کا بابرکت مہینہ اب آخری عشرہ میں داخل ہوگیا ہے۔ اس مبارک مہینہ میں ہر عاقل بالغ اور تندرست مسلمان کے لئے روزہ رکھنا فرض ہے۔ البتہ جو مرد یا عورت بیمار ہو اور ضعیف پیری یا کسی دوسری حقیقی معذوری کی وجہ سے روزہ نہ رکھ سکتا ہو اُس کو اسلامی شریعت نے فدیۃ الصیام ادا کرنے کی رعایت دی ہے۔ از روئے شریعت اصل فدیہ تو یہ ہے کہ کسی غریب محتاج کو اپنی حیثیت کے مطابق رمضان المبارک کے ہر روزہ کے عوض کھانا کھلا دیا جائے بلکہ یہ صورت بھی جائز ہے کہ نقدی یا کسی اور طریق سے کھانے کا انتظام کر دیا جائے۔

سو میں اپنے معذور دوستوں کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہذا گزارش کروں گا کہ ان میں سے جو احباب پسند فرمائیں کہ ان کی رقم سے کسی مستحق درویش کو روزہ رکھوا دیا جائے تو وہ فدیہ کی رقم قادیان میں ارسال فرمائیں۔ اس طرح ان کی طرف سے ادائیگی فرض بھی ہو جائے گی اور غریب درویشان کی ایک حد تک امداد بھی ہو سکے گی۔ فدیہ کے علاوہ بھی رمضان شریف میں روزہ رکھنے والوں کو اپنی اپنی استعداد کے مطابق سنتِ نبوی صلعم پر عمل کرتے ہوئے صدقہ و خیرات کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ میں نے رمضان المبارک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر سخاوت کرنے والا اور کوئی نہیں دیکھا۔ پس قربِ الٰہی میں ترقی کے لئے احبابِ کرام کو اس نیکی کی طرف بھی خاص نگاہ رکھنی چاہیئے۔

امیر جماعتِ احمدیہ قادیان

خدا تعالیٰ کا وعدہ اور جماعتِ احمدیہ کی ذمہ داریاں

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:-

"تمہارے لئے خدا تعالیٰ نے یہ وعدے کر دیئے ہیں۔ بشرطیکہ تم استقلال کے ساتھ اور ہمت کے ساتھ اسلام کی خدمت کے لئے تیار رہو۔ اگر تم اپنے وعدوں پر پورے رہو اگر تم اپنی بیعت پر قائم رہو تو خدا تعالیٰ نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا تاج تم چھین لاؤ گے اور تم پھر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر پر رکھو گے تم تو چند پیسوں کے اوپر ہچکچاتے ہو۔ مگر خدا کی قسم اگر اپنے ہاتھوں سے اپنی اولادوں اور اپنی بیویوں کو ذبح کرنا پڑے تو یہ کام پھر بھی سستا ہے۔" (فرمودہ ۲۷ دسمبر ۱۹۵۴ء)

حضور رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد کی روشنی میں عہدیدارانِ جماعت اور احباب اپنے وعدوں کی ادائیگی کی طرف فوراً توجہ فرمائیں۔ سال کے ختم ہونے میں صرف چند یوم باقی رہ گئے ہیں۔

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

ولادت

اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۷۳ء بروز بدھ صبح پونے آٹھ بجے خاکسار کو پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ محترم محمد امام صاحب غوری یادگیر کی پوتی اور محترم مولانا محمد ابراہیم صاحب فاضل قادیانی کی نواسی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو صحت و سلامتی والی عمرِ دراز عطا فرمائے نیز نیک و خادمۂ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ثابت ہو۔ آمین۔

خاکسار: محمد انعام غوری مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

وصیّت کی اہمیّت

ہر موصی اور ہر عہدیدارِ جماعت کو چاہیئے کہ وہ وصیت کی غرض و غایت اور برکات و فوائد غیر موصی احبابِ جماعت اور اپنے رشتہ داروں کے ذہن نشین کرا کر انہیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ و السلام کے منشاء مبارک کے مطابق وصیت کرنے کی پُرزور تحریک کریں۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

صدقۃ الفطر

صدقۃ الفطر ہر حیثیت کے تمام مسلمان مردوں، عورتوں اور بچوں پر فرض ہے بلکہ معتبر روایات سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ غلام اور نوزائیدہ بچوں پر بھی صدقۃ الفطر فرض ہے۔ اس کی مقدار اسلام نے ہر شخص کے لئے ایک صاع (عربی پیمانہ) جو کم و بیش ۲½ سیر کا ہوتا ہے مقرر کی ہے۔ سالم صاع کا ادا کرنا افضل اور اولیٰ ہے۔ البتہ جو سالم صاع ادا کرنے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو وہ نصف صاع بھی ادا کر سکتا ہے۔ چونکہ آج کل صدقۃ الفطر نقدی کی صورت میں ادا کیا جاتا ہے اس لئے جماعتیں غلہ کے مقامی نرخ کے مطابق فطرانہ کی شرح مقرر کر سکتی ہیں۔

قادیان کے اردگرد غلہ کی اوسط قیمت کے مطابق ایک صاع کی قیمت دو روپے بنتی ہے۔ قادیان کے لئے یہی پوری شرح مقرر کی گئی ہے۔ باہر کی جماعتیں اپنے اپنے علاقہ میں غلہ کی شرح کے مطابق صاع کی قیمت مقرر کر سکتی ہیں۔ صدقۃ الفطر کی ادائیگی عید الفطر سے کم از کم پانچ روز پہلے ہو جانی چاہیئے۔ تاکہ بیواؤں اور یتیموں کی اس رقم سے طعام اور لباس کے لئے بر وقت امداد کی جا سکے۔ جن جماعتوں میں صدقۃ الفطر کے مستحق لوگ نہ ہوں وہ ایسی تمام رقوم مرکز میں بھجوائیں۔ یاد رہے کہ صدقۃ الفطر سے دیگر مقامی ضروریات پر خرچ کرنے کی ہرگز اجازت نہیں۔

عِید فنڈ

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانہ سے ہر کمانے والے فرد کے لئے کم از کم ایک روپیہ فی کس کی شرح سے عید فنڈ مقرر ہے۔ اس لئے احباب اس مد میں زیادہ سے زیادہ چندہ ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ اس مد میں وصول ہونے والی ساری رقم مرکز میں آنی چاہیئے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ جملہ احباب جماعت کو ان ضروری فریضوں کی ادائیگی کی توفیق عطا فرمائے۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

جلسہ سالانہ قادیان

بتاریخ ۱۸، ۱۹، ۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۵۲ ہش / ۱۹۷۳ء منعقد ہوگا

احبابِ جماعت زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اس عظیم روحانی اجتماع کی برکات سے مستفید ہوں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

کروم لیدر اور بہترین کوالٹی ہوائی چپل اور ہوائی شیٹ کے لئے ہم سے رابطہ قائم کریں!

آزاد ٹریڈنگ کارپوریشن ۵۸/۱ فیرس لین کلکتہ ۱۲

Azad Trading Corporation.
58/1 Phears Lane Calcutta - 12.

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ٹرک یا کاروں کے ہر قسم کے پُرزہ جات آپ کو ہماری دکان سے مل سکتے ہیں۔ اگر آپ کو اپنے شہر یا کسی قریبی شہر سے کوئی پُرزہ نہ مل سکے تو ہم سے طلب فرمائیے!

پتہ نوٹ فرما لیں:-

آٹو ٹریڈرز

۱۶ مینگولین کلکتہ ۱

Auto Traders,
16 Mangoe Lane
CALCUTTA-1

فون نمبرز ۲۳-۱۶۵۲ / ۲۳-۵۲۲۲

تار کا پتہ:- "AUTOCENTRE"